

اپر دے شریف

یا رانی گھرا می کاٹ

سید عادل حسین

۲۰۲۰
قصص
(۱۱)
۱۹۳۵
را

مطلع در کت کاو می

۱۹۳۵

پردہ غفلت

ایک مسلمان رمسدار کی گھرائی کا قصہ

ار

سید عابد حسین



پیشہ

مطبع شرکت «کاویانی»

۱۹۲۵

سنہ

ڏراما نويسي کي ڀهه پهلي ڪوشش حريم تياتر کي ٻڌه ڏار
جي حسن شاهد صاحب سهروردي مهتم و مشير فن ماسڪو
ٿ تهئيشر کي خدمت ميں اظهار اخلاس و احترام کي طور پر
س کي جاني هي.

وقت گل خوش باد گز وي وقت مي خواران خوش است

عابد

اشخاص

- مر الطاف حسین — رسول آباد کی زمیندار، عمر ۶۰ سال
 رقیہ حبان — اوں کی بیوی، عمر ۵۲ سال
 صبرا — اوں کی ارکی، عمر ۲۲ سال
 محمد محسن — اوں کی داماد، ناظر کلکری، عمر ۲۷ سال
 منظور حسین — اوں کا بھتیجا، مر شجاع حسین مرحوم
 کالرکا، عمر ۲۳ سال
 سعیدہ — اوس کی مہن، عمر ۱۷ سال
 شیح کرامت علی — شجاع حسین مرحوم کی اتالیق،
 عمر ۷۵ سال
 محمد حواد — مڈل اسکول رسول آباد کی ہمدہ مدرسہ،
 عمر ۳۶ سال
 محمد علی — انکا دوسری قصہ کمان پور کا زمیندار،
 ہمدہ کا عاسق، عمر ۲۵ سال

احمد حسین — میر الطاف حسین کی سالہ اور مختار عام،
عمر ۵۰ سال

گنگا سہائی — میر شجاعت حسین مرحوم کی جائداد کی
سیتا رام — مہاجن
چہر اسی خدمتگاہ، خادمہ

پہلا ایکٹ

پہلا سین

(میر انصاف حسن اپنی مکان کی سامی سیم کی درخونی
ساتھ میں انک تکددار ہودھی بر بادھی حقہ بی رہی
ہیں - دامہ میں لسیح ہی وطنہ کا شعل جاری ہی -
سودھی ہاتھ بر انک ہودھی بر احمد حسین اور ناٹیں
ہم، بر کچھ ناصی سی اک جاری کی نائسی سامارام
مباحس بادھی ہیں)

احمد حسین

(اسلہ کلام کو جاری رکھتی ہوئی) خود ہوس صدي
ی خود ہوس ددی، حوں سفید ہو گئی ہیں۔ حسن حجا
بی پڑس سی بادھی طرح بالا ارس سی بہا سر کشی۔
اب دھر الہا دیکھی، اسی حانداد سسوالیں گی، ہں کو
الہا برہائی ہم بادھی لی۔ اسمیں چاہی حانداں کی
وہ ہیں بادھی چاہی

کچھ بہی ہو والد مرحوم کی رمائی کی آدمی ہیں اور
بری تمپازی دونوں کی درگ ہیں

احمد حسن

بھائی صاحب اسی درگ کی کو سات سال۔ آخر حد رسول
کا حکم بھی کوئی حیر ہی۔ میں کی انوں میں کسی کسی
بڑگی نہیں جاتی۔ ہم حب حب ہی بری درگ ہیں حب
کی کو سمجھائی کہ ماں محبت کی حلال چھو،
م کو سداسوں کی طرح بردی میں بٹھی دو، چھا کی
لماعت کرو۔

سنا رام

اور ماموں کی

احمد حسن

ماموں کدھ کس حساب میں ہی، وہ تو بالائق، حائل
ایمان سمجھنا جاتا ہی۔ (ر صاحب کی طرف مخاطب
ہو کر) کہنی واپس و کہہ دوں گی اطاعت چھوہوں پر
میں ہی کہ میں، پھر، سمجھ نہیں، جی کر، جی، جی
اوت کرنی زور علاتی ار، ار، ار، و دہ لکھ دے عمارت
و حانی کی صلاح دے ار، پھر میں اعراض کرنا ہوں
کہا داکرنا ہوں،

میر صاحب

تمہیں کہہ رہی ہوں کہ سچ ہی ان دنوں کی تمام
ہستی ہے، منظور جی اور اوسکی صنف میں بیچتی
ہی۔ حرم اح میں یکسوئی آدگی بہ نازن حاتی رہیگی

احمد حسین

بد صاحب حذرا معاف، آپ ہیں ورسہ حصال اور سکو
اسا جیسا سمجھی ہیں آنکو حیر ہیں کہ کہا کہ ہاندناں
نک رہی ہیں۔ کل یکرام صانع سی زایس آنا ہی۔
ایسی مصروف کی ٹی وکیل کرنی گنا تھا لالہ نالکش کی
یہاں حو بھوٹا تو معلوم ہوا کہ دوسری موکلوسی نائیں
کر رہی ہیں فرصت نہیں ہی۔ دو گھنٹی کامل انتظار کرا
بڑا، اوسکی بعد دیکھتا کہا ہی کہ رکیل صاحب کی کمری
سی میاب منظور اور گنگا سہائی سرگوسی کرنی ہوئی نکلی
دووں نے اسی دیکھا لکے آنکھ بھاکر نکل گئی۔ اب
وہ مائی اسکی کا معی ہیں

میر صاحب

واللہ اعلم۔ منظور کو کسی امر قانونی میں مشورہ کرا
وگ

احمد حسین

جی وہ امر قانونی بہہ ہی کہ ایسی اور ہں کی حائداد
 نو حائدان کی حائداد سی الگ کرانی کی درخواست دیں
 ۱۔ ہں کو لیکر کمال نور میں الگ گھر میں رہیں۔ پھر
 دی ہی آرادی ہی۔ ہں پہلی ہی سی بڑھی لکھی ہی
 ی مش کی میم سی اور پڑھوائیگی پھر محمد علی کی
 پہ ملکر لڑکوں کا مدرسہ قائم کر سکی اور بہ سب
 ۱۰۔ پھائی پڑھائی ہی حاب شیخ کرامت علی صاحب کی

میر صاحب

مجھی نقین ہں آتا اور فرص محال ایسا ہو بھی تو
 جی نی کہی ایسی رائی بہ دی ہو کی

احمد حسین

اب آپ بہ ماشی تو اسکا کوئی علاج ہں، تھوری دن
 آپ معلوم ہو جائیگا۔

میر صاحب

اچھا میں مطور کو سمجھاؤں گا کہ مدرسی وعیرہ کا خیال
 ہں۔ ردی لکن اگر وہ اپی حائداد کا انظام کرنا چاہتا
 ہں تو اسپن کما رائی ہی۔ اب بھی اسکی حائداد کی

نگرانی مٹی گنگاسہای کرتی ہیں اب وہ خود کری و
کوسی فاحت ہی

احمد حسین

عرص کروں کون سی فاحت ہی۔ آدمی بی رہا
آمدنی جانی رہ گئی، ای بری حادثات کا سدھار
مشکل ہے، حائیکا، وہ حیدرہ آمدنی میں، معاوم نے
مصلحتوں میں کام جاتا ہوں، پھر تو اعلان کی حکمت
سی بھی، ۱۰۰ نہ برکا، دوسری ۲۰۰ نہ ہزار، دسویں
ابھونتی جن لوگوں سے یہ رہے قرضے ابھر ہمیں دیا
نہی اوہن جب معاوم ہوگا کہ آدھی حادثات سماں نکال
جانی ہی ہو وہ فوراً نالاش داع دی

سندھرام

سرکار، آمد ماں مع کہتی ہیں گنگاسہائی، پہلی
لوگوں کہ سا رکھا ہی کہ جیتوی ہر صاحب کے حادثات
سی قرضے سے کوئی مطلب نہیں اب اگر دوبارہ ہوگا،
بالکل سا کہہ جانی رہ گئی

میر صاحب

مگر یہ - اس مع ہی، سعادت مر - توہنی کہتی قرضہ

بہ منظورنی اور اسکی مہن تو شاید ابھی قانونا نالغ بھی
ہیں ہی

احمد حسین

جی بالکل درست ہی، کسی نی قرصہ نہیں لیا۔ یہہ تو
محہد کمسحت کی شام آئی تھی کہ صعرا کی شادی میں
حاندان کی آرو رکھی کی لٹی، محرم اوسی شاں سی کرنی
ی لٹی جیسا بررگوں کی وقف سی ہوتا چلا آرہا ہی،
سال بھر کا جمع خرچ پورا کرنی کی لٹی میں نی قرص لیا۔
لیکن کما ماب منظور اور اوکی مہن دوہوں حاندان سی
الک تھی، کیا میری آپکی بررک اوکی بررک نہ تھی۔
حو اوکی حانداد قرص سی ری ہی؟

سنا رام

سرکار یہہ تو پکی نات ہی ہم لوگوں کی گھر میں بھی
سب کاروبار ایک میں ہوتا ہی، سب کی آمدنی انک ہوتی
ہی، خرچ ساہہ ہوتا ہی، قرصہ بھی سبھی کی لٹی لیا جاتا ہی

میر صاحب

بھئی میری سمجھہ میں یہہ ناتیں مہن آہن منظور دو
چار دن میں آٹکا تو اوس سی گفتگو کروں گا

احمد حسين

حدا هي هي حو آڀڪي سمجھائي ڪا اثر هو ، صاحبزادي اڀي
آپ کو افلاطون سمجھتي هيڻ ، اوکي نظر ميڻ ڪسي ڪي
نات ڪڇڻي هي۔ پهر اوڀيڻ مشير ملي هيڻ شيخ ڪرام علي
اور دوست محمد علي ۔ اس لڙڪي کي ارادي شجاعت بهائي
مرحوم کي حيات هي سي يهه هيڻ ڪه سعيده سي شادي ڪري
حاشا تها ڪه بهائي مرحوم هماري حاشاڻ کي رسم کي خلاف
آدهي حاشاڻ لڙڪي کي نام چهور سڱي لکن مرحوم ن
اسي ڪهي مهه بهيڻ لگايا

مير صاحب

بهه نوم صريحا علط ڪهتي هو شجاعت مرحوم اس لڙڪي کو
بهت چاهي نهی وه هوتي تو ضرور اسي سي شادي ڪرني

احمد حسين

اب ميڻ آڀڪي تردد ڪسي ڪر سکتا هوڻ آپ همشريه
صاحبه سي پوڇهئي ، اساهوتا تو وه سعيده کي سنت محمد حواد
سي کيون نهرا تين

مير صاحب

بهه وه حاشيڻ ماتم ، ميري ردڪ تو بهه سنت هي رد۔

دستی کی ہی۔ وہ لڑکی راضی ہی نہ اوسکا پھٹی

احمد حسین

شادی کی معاملی میں لڑکی، لڑکی کی رضامندی کا
 حال کرنا تو انوکھی بات ہی۔۔۔ صرف گھرانوں میں لڑکی
 سی کوئی حاکر نہیں پوچھا کرتا۔ ماں باپ حسا اولاد کی
 مہری کو سمجھی ہیں وہ خود کا سمجھے گی اب رہی
 لڑکی کی بھائی صاحب تو چچا، چچی کی ہوتی اونہیں
 بولی کا کون مصب ہی۔

میر صاحب

مگر، بھئی، منظور بہت دھم ہی اگر لڑکی کی شادی
 حواد سی کردی گئی تو خاندان میں نا اتفاقی کی بنیاد پڑ
 جائیگی

احمد حسین

بہر حال سست تو ٹہر چکی ہی اور شادی حواد سی
 ہونا ضروری ہی۔ اگر ایسا نہ ہوا تو دنا بھر کی سامی
 ناک کٹ جائیگی کہ سدھی سدھائی سب چھوٹ گئی

میر صاحب

حیر ہوگا (آس پاس نظر دال کر) نمار کا وقت آگیا

ہی۔ (اونہی ہوتی ستارام کی طرف مخاطب ہو کر) لالہ صاحب آپکو جو کچھ گفتگو کرنا ہی احمد حسن سی کیجی۔ آپ حاشی ہیں مجھ سے تو کسی بات سے مطلب ہیں

ستارام

سرکار آپ اور آمد ماب کچھ دو تھوری ہیں ، ہم آپ کی بھی نامدار اوکی بھی ، اور آپ لوگوں سے بھلا ہم کاربار کی بات حب کریں گی ، گھر کا کام حاکم کرتی ہیں

میر صاحب

بیشک آپ سے اسی ہی امید ہی

(چلی گئی)

ستارام

میاں یہ تو ٹری بیڈھ خبر سائی ، مپطور مہاں نی اکر سیچ میچ درخواست دیدی تو اتی ٹری جائداد ہاپہ سے گئی احمد حسین

درخواست دیبی میں کنا کچھ کسر ہی۔ نال کش کو تم حاشی ہو ایک ہی کائیاں ہی۔ اوس سے یہ ک امید ہوسکتی ہی کہ روک نہام کریگا۔

پھر کیا کرنا چاہی

سنا رام احمد حسین

تم تباہ لالہ۔ تم مقدمی معاملی میں حنا حاتی ہو ہم
تھوری حنا سکتی ہیں

سنا رام

ہیں آمدنماں ہم نی حو ایک آدہ حرف قابو سیکھا
ہی سب آپکی طویل میں، لیکن اس معاملی میں ہماری سمجھ
میں خود کوئی بات نہیں آتی

احمد حسین

پھر بھلا حنا تمہاری فطرت نہیں چلتی تو میں کیا کر
سکتا ہوں

سنا رام

ایک بات کہوں اگر آج حنا نہ ہوں

احمد حسین

کہو کہو حنا ہونی کی کیا بات ہی

سدا رام

(ادھر اودھر دیکھ کر چمکی سی) کہیں ایسا ہوتا کہ
 سحاحات میں کی لکھی ہوئی دستاویز نکل آئی کہ انہوں
 نے پچاس ہزار روپے دس سال پہلے بری سرکار سے قرض لیا
 تھا

احمد حسین

دستاویز کہاں سے نکل آئی۔ میں سمجھتا تھاں تم کتا
 کہہ رہی ہو

سدا رام

جہاں سے لچھم کی دستاویز مدخلی کی مقدمی میں
 نکل آئی تھی

احمد حسین

اچھا بھ مطلب ہی۔ مگر سو بوسہ ہی بھ فقرہ کسی
 جل سکتا ہی۔ بھائی صاحب ابھی ابھی کہہ چکی ہیں کہ
 سحاح بھائی نے کبھی قرض نہیں لیا، وہ جو بوجھاگی
 کہ یہ دستاویز کیسی ہی؟

..... ۱۹.....

سینا رام

کہہ دیجئی گا کہ روسہ تھوڑا تھوڑا کر کی لیا تھا اور
دستاویز کا میں نی آپ سی دکر کا تھا آب بھول گئی

احمد حسین

واہ، یہہ ایسی سہل بات ہی، وہ دیکھی کو مانگن گی
اور خط کا فرو کوئی نہ پہچانی وہ پہچان لگی

سنا رام

تو اوکو سمجھانی کی آب کوئی فکر کجئی، اب
اتنا بھی آب بہن کر سکتی؟

احمد حسین

بہن لالہ یہہ میری کیا کسی کی بس کی بات بہن۔ تم
بہاؤ صاحب کو حاشی ہو پھر ایسی باتن کرتی ہو۔ اگر
کوئی بچہ معاملہ ہو تو حر، ورہہ جہاں اونکی سمجھہ
میں آگیا تو وہ ہر کر ان قابونی حالوں کی روادار بہن
ہوتی

سنا رام

پھر اور تو کوئی بات سوچہ بہن ذرئی، آب منظور مان

کو سمجھائی کہ رہمندی کا کام بری نکھری کا ہی، اس
میں نہ برو، رہا حرح، اسکی تمہیں کبھی کمی نہ ہوگی،
سب کچھ تمہارا ہی۔ اسی کو دریا سک مرج لگا کی کہئی
بو شاید ماں جائیں

احمد حسن

جی ہاں میری ہی سمجھانی سی تو وہ ماں کی، میری
تو اونہیں صورت سی نرت ہی۔ دوسری پہہ کہ اوں سی
مطلق کی حب کوں کر مگا

سامارام

بھر نالکش سی سمجھوتہ کجئی، کسی طرح لڑکی کو
نتی بڑھا دی کہ جحا کی زندگی میں عدالب سی سواری کی
احارت ہیں ہوگی

احمد حسین

لالہ تم بھی بعض وقت عجب باتیں کرنی لگتی ہو۔ اسی
بھی منظور پچی ہیں کہ جو کچھ نالکش کہدی وہ ماں
لنکی، اور بھر کرامت علی جو گھاہ گھاہ کا بانی دی
ہوئی ہی اور محمد علی حسی قانون آرہی ہی اونکی صلاح کار
جو بدبھی ہیں

سنا رام

(بھندی سانس لکئی) اسا ہی ہی تو منظور مہاں کی حصہ
سی ہاتھ دھونا چاہئی اور چھوئی نایا کی حصہ کو کسی طرح
صافا چاہئی

احمد حسین

بہہ بھی کچھہ اسا سہل مہیں ہی، بہہ سچ ہی کہ محمد حواد
سی شادی ہو جائی تو اِسا آدمی ہی اور حائداد اپی
ہی انتظام مہں رہیگی، لیکن شادی ہو جائی تو جائی

سنا رام

اگر سیدای بی اپی بات کی سچ کہیں تو ضرور ہوگی

احمد حسین

اری لالہ تم اس شئی بود کو مہیں جانتی ہو - بہہ لوگ
اپی عقل کی آگی سات پشت تک کی درگوں کی کوئی
مسی مہیں سمجھتی، ان کی دماغ میں یہہ سما گئی ہی کہ
دسا کی اصلاح کریں گی اور وہ کسی، عورتوں کو لکھا برہا
کی اور اونکا ردہ تور کی - بھلا کوئی ان سی بوجھی کہ
یہہ اب تک دیا کیسی چل رہی تھی اور اب کیا مصیبت آن

بڑی ہی کہ عورتیں برہ لکھہ کی قانونگو ہو جائیں اور گاؤں
گناؤں ماری ماری پھریں

سنا رام

واہ آمد میاں آب بھی کنا خوب وکل مختاروں کی سی
بحث کرتی ہیں۔ مگر ہم سی پوچھتی تو یہ سب انگریزی
کتابوں کا پھیر ہی، ہمارا چھو کرا ابھی چھتی میں گھر آیا تھا،
اوسکی کتاب اونہا کی دیکھی، تصویریں تو اچھی چکی
جکی ہیں مگر قسم لحنی حو انک حرف بھی سمجھہ میں آیا
ہو، جس رباں کی الف بی اسی ہو اوسکی کتابوں میں
بہ حانی کنا کچھ لکھا ہوگا

احمد حسین

احی کچھ بھی لکھا ہو مری طرفی جہم میں حانی
یہاں ابی ہی مصیبت کیا کم ہی حواں جھگروں کی فکر
ہو، احہا لالہ، میں حانا ہوں درا گاؤں کا ایک چکر
لگاؤں گا۔ (اونہہ کھڑی ہوئی)

سیا رام

بہت احہا، مگر کل سود پھوپھی کا دن ہی اوسی بہ
بھولتی کا

(پردہ کر حانا ہی)

دوسرا سين

(شيخ ڪرامت علي ڏنوزهي مٿي ايڪ موٽي پڙهائي
 اورهي ٻنهي هيٺ، اندر ڪي طرف ڪي دروازي مٿي ٻڌي هئا
 هي حس ڪي سڄي رقيه حاتون اهي اهي آڪر ٻنهي هيٺ)
 (ٻڌي ڪي سڄي سي رقيه حاتون ڪي آوار) شح جي سدگي
 عرص هي

سڄ جي

حتي رهو سيداي بي خدا گهرار مٿي ٻڌي

رقه حاتون

ڪهڻي سڄ جي اٺ مراح کيسا هي، اس ڪهاسي تي آپڪو
 نڙي تڪليف دي

سڄ جي

ڪي، سڄي، هيٺ سيداي بي ٽڙهائي مٿي تو ڪهاسي تڪيه
 ڪلام هو ڪٿي هي، سٺي والون ڪو اس سي تڪليف هو
 مڄي تو آرام ملتا هي

رقه حاتون

سڄ هي شح جي ٽڙهائي سو بيمارن ڪي بيماري هي، آب تو

حدا رکھی نایج اوپر سر رس کی ہیں ، صبرا کی ناپ کو ابھی
سانہہ پوری نہیں ہوئی وہ بھی سدا کی روگی ہوگئی ہیں

سنخ حی

احی الطاف مہاں کی نہ کہتی، وہ حوایی ہی میں کوں
تندرست تھی۔ بات بہہ ہی کہہ حب اسان ایک اندھری
کونہری میں رات دن حاسمار در بندھا رہی گا تو صحت آپ
ہی حراب ہوا حاہی

رقہ خانون

لس شخ حی آب کی انہیں باتوں سی تو آگ لگ حانی ہی
آپ کی بردیک حو اللہ کا یک سده ہمار وطیعه من اپی
دن راب کابی وہ احدی اور نکما ہی

سنخ حی

ای لو سدایی بی حما ہو گئیں۔ من بی تو ایک ناب کہی
تبی اوپر اعتراض ک کیا تھا

رقہ خانون

آپ مہہ سی نہ کہیں مگر دل میں بہی ہی، کہتی میں
جھوٹ کہتی ہوں

سرخ حی

اب آب کہلوانی ہیں تو میں کہتا ہوں ، میرا الطاف حسن کی
کاہل ہوئی میں کا شہہ ہی ، جو شخص دسا میں اسی
حادثاں کو نہ سہال سکی ، جو اپنی ہمسایوں کا حق نہ
ادا کر سکی ، جو اسی حادثاد کو اسی بالائے سالی اور انک
نی اماں مہاجر کی ہاتھوں بر باد ہوئی کی لٹی جھور دی ،
وہ کاہل نہیں تو کیا ہی

رقہ حانون

دیکھو نہ میں حاسی تھی کہ صبرا کی ناب اور احمد حسن
کو سلوانیں سانا آنکو مطور تھا۔ میں احمد حسن کی طرف
سی تو کچھ نہیں کہتی ، لوگ کہیں گی میں ہی طرفداری
کرتی ہی ، لکن صبرا کی ناب کو کوئی دوسرا کچھ کہتا
تو مہہ چہلس دتی۔ عصب خدا کا اوس شخص نے دیا
کو جھورا ، جس آرام بخ دیا ، دن رات کی عبادت میں اپنی
حان ہلکاں کر دی اور لوگوں کی مدد کاہل ہی

سرخ حی

سیدابی بی کاہلی اسی کا نام نہیں ہی کہ آدمی سرخ سرخ
ہاتھ پر نہ ہلائی ، جو شخص اسی سمجھہ سی کام لیا

میں چاہتا اور زندگی کی گتھیوں کی سلجھائی سی حی
چراتا ہی وہ سب سی برہکر کاهل ہی ، محض اللہ اللہ کرنی سی
کوئی شخص اللہ کا سک سدہ میں ن حاتا ، اسکی لٹی بہلی
سرط ہی کہ انسان دنا میں اما فرص حانی اور ادا کری ،
اللہ کی اور سدوں کی لٹی مصمت میں بلکہ راحہ کا ناع
هو

رقہ حانون

ای ہی تو اوس بیحاری نی کس کی سر پر مصمت ڈھائی ہی

سخ جی

اوس سچاری نی مصمت ڈھائی ہی اپی اساموں پر ، حکا
حدا نی اوس سی سابقہ ڈالا تھا ، اور جہہ اوس نی مان
احمد حسین کی سرد کر دنا کہ بولس سی ملکر اوہیں
لٹوائیں ، اوس نی مصمت ڈھائی ہی اپی حادان پر ، حسکی
آدھی حائداد اوسکی مارگداری کی بدولت مہاحس کی
قصہ میں حارہی ہی ، اوس نی مصمت ڈھائی ہی اپی بدتی
اور بہتھی پر حنکی تعلیم و تربیت کو اوس نی آپ پر چھوڑ
رکھا ہی (کھاسی لگی)

رقه حانون

يا الله! يا الله! اب ميري باري آئي - شيخ جي آب بررگ
 هيں اس لئي رباں روک کر ره حاني هون مگر انا کهي
 معير مهين ره سکتي که برهاني مين آکا دماع صحح بهين
 رها— مين آئي تهي ايک معاملي مين صلاح کري مگر
 سزي سودائيون سي کون باتين کري، ليحئي نندگي مين حاني هون

سخ جي

(هس کر) آب ني خود هي چهر چهير کي کهلوانا
 وره مين ني تو آب لوگون کو عقل کي راه سحهاي سي توه
 کر لي هي - اچها، لي اب عهه کو تهوک ديچئي مر الطاف حسين
 مين خويان بهي هت سي هيں آب کهن تو سا جلون -
 سيدايي بي — هائين کيا سچ مچ حلي کئين

رقه حانون

کيا کروں بندھه کي، اسان ابي حواس مين هو تو اوس
 سي بات کي حائي

سخ حي

اچها اب سي هي، مين سمٹ سمٹا کي حواس مين سمايا
 حاتا هون

رقه حاتون

لیجٹی اب گالیاں دیسی سی تھکی تو دل لگی کرنی لگی۔
کہتی ہوں کہ بری ضروری باتیں کرنا ہیں

سبح جي

یا اللہ تو ضروری باتیں کیا ضرور عی کہ رو رو کی کی
 حائیں اور کراہ کراہ کی سی حائیں ، آب کہہ حلی میں
 بہت عور سی س رہا ہوں

رقہ حائوں

کچھ بہن بات یہہ ہی کہ مجھی سعیدہ کی طرف سی
 بڑی فکر ہی بہہ لڑکی ایسی گھٹی ہی کہ اسکی دل کی
 بات ہی بہن سمجھہ میں آتی، دس بدس دلیا ہوتی حانی
 ہی اور اور سی برہی کی ہوس ہی، ولسی تو میں روک
 تھام کرتی ہوں لکس حب بھائی بہاں ہو نو سوای کسان
 سی سر مارنی کی اور کوئی کام ہی بہن ہی۔ اور بہہ مہطور
 تو دسا سی انوکھا لڑکا ہی اوس نی مری جی کو خدا حانی
 کیا سمجھا دیا ہی کہ وہ زندگی سی بیرار ہوئی ہی
 میں دس رات جیجا دسا کرتی ہوں مگر بہہ تو وہ خدا کی

سڌي مڻه سڀ ڪجهه ڪهڻي هي اور نه ميري ڪهي پر ڪاڻ
 دهرني هي

سڻج جي

جهاڻ تڪ ميڻ سمجها آب ڪو اوس سڀ دوشڪاڻين هيڻ
 ايڪ يهه ڪه برهي ڪا شوق رکهي هي دوسري يهه ڪه اداس
 رها ڪرني هي اور اوسڪا علاج آب يهه ڪرني هيڻ ڪه اوسي
 برهي نه دين اور اوس پر حفا هون
 رقه حاون

آب ني بهر اولي اولي ٻاڻين ڪرنا شروع ڪين ، ميڻ اوسر
 حفا هوتي هون تو اوسڪي بهلائي ڪي لئي يا خدا حفاسته
 دسمي سڀ^۹

سڻج جي

سڌاڻي بي سڻي سعيده ڪو ميڻ ني گود ميڻ ڪهلايا هي
 اور اوسڪي باب ڪو بچس سڀ پڙهايا هي اس لڙڪي ڪي
 طبعت ڪي افتاد آدمي حب سمجھه سڪتا هي حب اسڪي باب
 ڪي سرت سڀ حوب واقف هو ، شحات حسين آب ڪي ديور
 تهئ ، مگر اوسڪو نه آب ني بهچانا نه آپڪي شوهر اور بهائي
 ني ، اور سڻج پوچهي تو سواي ميري اور چنڊ اور لوگون

کی کسی نے بھی نہیں۔ اگر میں آنکو اوکی طبیعت اور اوکی
 حالات سمجھاؤں تو آپ کا سمجھنے کی، اتنا س لیجی
 کہ مرحوم ایسا دماغ رکھتی تھی جو رورمرہ زندگی سی
 آگے کچھ سوچ سکتا تھا اور ایسا دل جو اپنی اور اپنی
 حادثات کی رنج و راحت کی علاوہ اور باتوں کا بھی احساس
 رکھتا تھا۔ اسی لوگوں پر اون در در سی باتوں کا بہ
 اثر ہونا ہی جو آنکی زندگی کچھ معنی نہیں رکھتیں،
 سعیدہ اوکی زندگی ہی اور اوس کی منظور سی کہیں زیادہ
 اوکی طبیعت بانی ہی، علاوہ اسکی وہ عورت ہونی کی سبب سی
 اوس سی برہکر درد طبیعت میں رکھتی ہی، اس کی سی
 لوگ دیا میں محض کھانی پنی اور سونی کی لٹی نہیں بلکہ
 قلب و دماغ سی بھی کام لنی کی لٹی سدا ہونی ہیں اور
 اگر اوہیں اپنی خیالات و احساسات کو الفاظ میں اور
 مقاصد کو کاموں میں ظاہر کرنی کا موقع نہ ملی تو یہہ دل
 ہی دل میں کڑھتی ہیں اور اوکی زندگی خاموشی
 افسردگی اور حزن و ملال سکر رہ جاتی ہی۔ اب اس
 لڑکی کا دل تو ٹہرا اسدرحہ اثر پذیر، اور پیدا ہوئی ہی
 وہ ایسی ملک میں جہاں عورت کو حاسی، سوچی، اور
 کرنی کی ممانعت ہی تو جو نتیجہ ہونا چاہی وہ ظاہر

ہی، اوسر طره ہی آب کی محنت حو اوسکی تھوری مہت
پر ہی کو بھی روکنا چاہتی ہی اور تنہ و سررلس سی
اوسکی دلکو اور صدمہ پھوچانی ہی

رقہ حانون

سُخِ حِی مِی رِی سَمَحِیہ مِی آبِکی نائِں مِہن آہِیں۔ یہہ
مِی ہِی سَمَحِتی ہِو ب کہ لَرکی سِج مِج شِشہ کا سا دل
ر کھتی ہی مگر یہہ کِسی طَرَح مِہن ہِو سَکنا کہ مِی لَصح
کَریا جھوڑ دِو، حِو اب لَرکی کی تَعلیم آساں مِہن ہی،
اگر گھر کی جھرکی سی کام نہ لو ب تو کل کو مری
براری کرنی لگی گی۔ حیر، مِی نی حِص نائ مِی صلاح
لِسی کی لئی آبکو ملایا تھا وہ مہہ ہی کہ مری بردیک اگر
سعدہ کی سادی ہو جائی نو گھر کی کام دھندی مِی اوسکا
حی ہل جائگا آب کی کیا رائی ہی،

سُخِ حِی

مہہ لَحئی آب نی پھر دِوانی کو ہو کی کِجی دِدی،
مِی ابھی اپنی پہلی تقریر سی ہاب رہا ہوں آب نی وہ
نائ کھدی کہ اول پڑی کو حی چاہتا ہی مگر آپکی
سامی نکواس کرنی سی کوئی فائدہ مِہن اسلئی اب مِی

۳۲
 آبڪي نات ڪا مهلت احتصار سي حواب ديا ڪرونگا - آڻ
 حو محبه سي پوڄهتي هيڻ ٻه ميري مردڪ سعهه سي
 بوحها هاهئي

رقه حانون

اور سولوگو، مين لڙڪي سي حاڪر اوسڪي شادي ڪي
 نائين ڪرون- شح جي آبڪي جيا سرم ڪو آخر ڪيون آڱ
 لڱ گئي، بهه نائين لڙڪوب سي ديا مين ڪوئي ڪرنا هي،
 باب ماڻ، چچا حجي آخر ڪاهي ڪي لئي هوتي هيڻ؟

سح حى

حواب سي حووف طوالت قطع بطر ڪر ڪي گذارش هي
 ڪه آڻ سعيده ڪي شادي ڪس سي ڪرنا چاهتي هيڻ؟

رقه حانون

ٻه بهي ڪوئي پوڄهي ڪي مان هي اوسي سي حس سي
 مگسي هوئي هي

سبح جي

يعني مسمي محمد جواد مدرس مذل اسڪول سي

رقه خانون

اور بهين تو ڪس سي؟

سبح حي
 ميں اسكى نالكل حلاف هون—
 رقه حانون

کيون آخر ؟

سبح حي
 عمر ايک ، حواد چهل مرکب هي۔ عمر دو ، محسه کي
 اور اوسکي طبيعت ميں راحه بهوح اور ککاتيلي کا فرو
 هي ، نمرتين ، وه ايک دوسري لركي سي شادي کرنا چاهتي
 هي

رقه حانون

صاف صاف کون به کهئي که آب سعهده کي شادي محمد علي
 سي هوني کا حواء ديکبه رهي هيں۔ لوگ سمجھتي هيں
 که حو حو مصنوعی گنھتي هيں وه محبه سي جھبي هوني
 هيں مگر ميں ايسي بهي بهي هون محبي رتي رتي کي
 حر هي اور سکو سنا کر کهتي هوب که چاهي ادھر کي
 ديا ادھر هوحائي ميري چي کا بياہ اوس ند نصيب محمد علي
 سي بهي هوسکنا

سج حى

آڻڪا بهه حال هي اور مين بهه سمجھتا هون ڪه دونوں
طرف ڪي ديا ابي ابي حڪم پر قائم رهيگي اور آبڪي
هجي ڪا بيا محمد علي سي رجگا

رقه خاؤون

وه ڪون نس مار حا هي حو ميري مقابلي پر آئيگا ،
مين بهي نو سون اوسکا نام

سج حى

سعيدہ

رقه خاؤون

نس مين تو سمجھي تهي ڪوئي برا رسم هي ، ماڻا منظور
صاحب هادر ڪو آب ڪون بهول گئي ؟

سج حى

سعيدہ ڪا مقابلہ ايڪ تو آب ڪي اور احمد حسن ڪي فوت
حسامي سي هي اور دوسري خاندان اور قوم ڪي رائی
سي۔ پھلي معاملہ مين ييشڪ منظور اوسڪي مدد ڪريگا ، مگر
دوسري مين وه آپ ابي مددگار هوگي ڪيونڪه اوسکا
دل قوي هي اور اراده مصوط

رقہ حاتون

(طعن امیر ہنسی کی ساتھ) کیوں نہیں یہہ دو گم صم
لڑکی ضرور کئی قبیلے سے لڑائی لڑ گئی، اجھا ہی میں
بھی نمانسا دیکھو گئی

سرخ حلی

حلی ہاں بھی فی رباں لڑکی ساری حباں کا مقابلہ کر گئی
میں کہہ چکا ہوں کہ آب اس لڑکی کو نہیں پہچانتی ہیں
سنٹی، دیا کی دو عمدوں کی ٹکرائی سے ایک شرار پیدا ہوا
ہی حسکا محروں اس لڑکی کا دل ہی، انشا کی معرب
سے ایک قوم عرم، حوصلہ اور حرأت لیکر آئی اور
مشرق میں ایک دوسری قوم بھی حوصلہ ایتار اور درد
رکھتی تھی۔ دونوں کی صدیوں تک ساتھ رہی سے ایک
نئی سیرت کا حمیر تیار ہوا جسکی احرا میں دونوں قوموں
کی حوصلہ ملی حلی تھی۔ تعجب کی بات ہی کہ ان دونوں
قوموں کی مردوں نے اس دولت کی لپی سے انکار کیا اور
کہا یہہ ہماری چیز نہیں ہی، مگر عورتوں نے جپکی
سے لیکر اپنی قلب میں چھپا لیا، اب چونکہ عورتوں کی دل

پر حالت اور عملت کی سدوں فی بہرا نٹھا رکھا ہی،
 اسلٹی اور ہٹ سی بنن ہا حرسوں کی طرح یہہ امانت
 بھی زمانہ کی بطروں سی پسہاں ہی۔ اس سعدہ فی حوس
 قسمتی سی ایسا ناب پایا حسکی بدولت وہ کم سی کم حود
 اس سی واقف ہوگئی ہی کہ اسکی ناس کیا فی ہا دولت
 ہی۔ اب آبکی اور ساری زمانہ کی محالفت کو وہ صر
 خاموشی اور مسکینی سی برداست کرتی ہی لیکر اگر آپ
 یہہ سمجھیں کہ آب ہن بھائوں کی سحتی فی اوسکی عرم
 کو دیا دیا ہی اور اوسکی حوصلی کو تور دیا ہی تو آب
 سی ٹرہکر کوئی غلطی پر ہن، وہ دب آراہا ہی کہ
 آپ پر بھی اصل حقت عیاں ہو جائیگی

رقیہ خاؤن

سکر ہی آپ فی بس توکی، مین نو سمجھی نہی شام
 ہوئی اب مجھی آپ کی سٹھیا حانی مین مطلق شہہ ہن رہا،
 خدا حانی کہاں کی بھکی بھکی باتیں کرتی ہن، لڑکی
 کی دل مین پورب پچھم، حمیر، حراہ، خاک دھول،
 خدا جانی کیا کسا ہی۔ حر، مین آبکا عدیدہ لنی آئی نہی
 معلوم ہو گیا کہ آب فی بھی میری دشمنی پر کمر باندھی

ہی۔ ہت حوہ رندگی ہی تو دوہوب دیکھیں مگی کہ کسا
ہوتا ہی۔ احہا ندگی عرص ہی میں حاتی ہوں

سح جی

حتی رھو، (اونھکر ناھر کی طرف چلی) (آب ہی آب)
بہہ تو سچ کہتی ہی لڑکی، میں سرور سنھا گیا ہوں
ورہ اسکی سامی ایسی باتیں کیوں کرتا حو اسکی کلہری
برار دماغ میں کسی طرح نہیں سما سکتیں۔ دوسری اسی
اس طرح مشعل کر دیا بھی برا ہی مگر میں محوور ہوں
ٹڑھاپی کی سب سی ریاں پر قابو
(ڈیوزھی کی درواری سی نکل گئی)
(پردہ گر حاتا ہی)

تیسرا سین

(انک چھوٹا سا کمرہ ہی، حسین انک طرف انک
بانگ بچھا ہی، اور اوسکی داس انک چھوٹا سا تحت
ہی، حس پر مہہ دھونی کا سامان اور سچی ایک تسلا
رکھا ہی، کمرہ میں انک طرف انک چھوٹی سی مر

اور اوسکی سامی اور سدھی طرف ایک ایک کرسی
رکھی ہی۔ میر پر حد کتابیں اور قلم داوات وغیرہ ہی
کوہ میں ایک الماری پر حد کتابیں رکھی ہیں دیوار پر
ایک نقشہ لٹکا ہوا ہی

سعیدہ تحت پر بندھی مسہہ دھو رہی ہی چند منٹ کی بعد
رقیہ بیگم کمری میں داخل ہوئی ہیں سعیدہ حوا اب مسہہ دھو
حکی ہی اور تولیا سی خشک کر رہی ہی اوسی چھوڑ کر
جلدی سی اوبھہ کھڑی ہوئی ہی)

سعیدہ

تسلیم عرص ہی، چچی خان
رقیہ خاتون

حتی رہو بنی، خدا عمر درار کری۔ اب طبیعت کسی
ہی، رات کو دشمنوں کو بخار تھا

سعیدہ

حی ہاں، حریف سی حرارت تھی اب اچھی ہوں
رقیہ خاتون

میں رات کو ادھر سی گدڑی تو دیکھا ایک دروارہ کھلا ہوا

تھا، میں نے فوراً سدکا تمہیں اتنا سمجھا تا کہ محار میں ہوا
نقصاں کر نی ہی، مگر تم پر اثر نہیں ہوتا

سعید

جیجی حان، رات گرمی بہت تھی

رقہ حانون

دسا ما، کہ گرمی تھی، مگر صحت کا حال مقدم ہی پسینہ
آنی میں ہوا کا لگ حانا بہت را ہی۔ آخر ہم لوگوں کی
اتنی عمر آئی ہی، ہم نے بھی کچھ دسا میں دیکھا ہی!۔ تم
نے دو حرف کیا درہ لٹی ہیں کہ اسی ردیک گھر بھر سی زیادہ
عقائد ہو گئی ہو، اور سچ بوجھو تو اسی بڑھی نے تمہیں
بیمار دالا ہی دن بھر مری ساتھ ناورحی حانی میں کام کرنا،
سما، پرونا، اور راب کو بندھ کر رہا۔ صبری کہتی تھی
کہ گھڑی بھر رہی سی سر میں درد ہوئی لگتا ہی، نہ کہ دو
دو گھنٹی سر معر کرنا۔ باب ساری نہ ہی کہ آکل بھائی
موخود ہیں، اسی لٹی دماغ عرش پر ہی!

سعید

(کچھ حواب ہیں دیتی۔ بلکہ اثناء گفتگو میں ایک
جھازوں لی کر اپنی میر صاف کرنی لگتی ہی)

رقہ حانون

اور مری سمجھہ میں بہت آتا نہ پڑھا ہی کبھی کی
 لٹی۔ قرآن نزلہ لیا، غار روڑی کی مسائل تحفۃ العوام میں سی
 نکال لی ہو، اب حوں پانی انک کرنی سی کا فائدہ ہی،
 ہاں حوں باد آنا۔ صغریٰ کہتی تھی کہ تم نی اوسی حط لکھہ
 کر بھیجا تھا۔ آخر تم چاہتی کیا ہو، کیا بالکل ہی حادثاں
 کی ناک کشوانی کا ارادہ ہی، حو سی گا وہ کیا کہی گا کہ
 میر سجاد حسین کی بونی تحریریں لکھتی ہی، شجاعت مرحوم کو
 خدا بخشی حانی کا سو جہا کہ لکھنا سکھا یا۔ حر اوس کو
 بھی صرکا۔ نحی لکھتی لکھتی بھائی کو حط حانی لگی۔
 اس کو بھی کسی طرح سہہ لیا۔ مگر یہ تو مجھہ سی ہیں دنکھا
 حائی گا کہ دوسری کسی تک بات پہونچی حر دارا اب کوئی
 خط نثر صغریٰ کی سسرال کیا تو مجھہ سی را کوئی بہن ہی۔
 ادھر دیکھو، تم سی کہتی ہوں!۔

سعدہ

(میر جھاڑنا موقوف کر کی نی تعلقی کی لطر سی رفیہ کی طرف
 دیکھتی ہی)

رقہ حانون

میں دم بھر کی لٹی تمہارا مزاح پوچھی آئی تھی، یہاں آکر

باتون ميں لڳ ڪئي هاڻ۔ محهي به بهي ڪهنا ٺهاڪه محس ڪا
 حط آنا هي، وه صعرا ڪو ليي آرها هي اور دوپهر ڪي گاڙي
 سي اوتري ڪا اگر ٺهاري طنعت ٺهڪ هو تو دوپهر اور شام
 ڪي ڪهاني ڪي لئي ٺهڪ ٺهاڪ ڪر لو۔ لکن حوحي ندهال هو
 تو حردار حردار ڪسي ڪام من هاتھ به لگانا صعرا ڪو سمجھا
 دو، وه سڪر لي ڪي

سعيدہ

حي هيڻ۔ ميري طنعت اب نالڪل صاف هي

رقه حانون

اچھا ميں اب جاتي هون۔ محهي صعري ڪي لڙڪي ڪي ڪرتون
 ميں لڄڪا ٺانڪا هي (چلي جاتي هيڻ)

سعيدہ

(اپني ڪتابن نرنڊ سي رکھتي هي، اس سي فارع هو ڪر مير
 ڪي حانه سي ايڪ تصوير ڪال ڪر ديكھي لگتي هي صعري ڪمره
 ميں داخل هوتي هي، اور سعيدہ ڪي هاتھ ميں تصوير ديكھه ڪر
 چپڪي چپڪي قدم رکھتي هوئي اوس ڪي پاس پهوچ ڪر بدچهي سي
 حهاڪي لگتي هي سعيدہ اسي محو هي ڪه اوسي مطلق صعري
 ڪي آني ڪي حر هيڻ)

کنا سارا جہرہ ہی ' صفرا

سعیدہ

(چونک کر) ای ہی — آپ بھی ذرا دبی ہیں بعض وقت

صفرا ہں '

صفرا

سچ کہو کسی جوڑی بکری ہی ' نکلی وہ محمد علی کی تصویر '

سعیدہ

ہاں، وہ تصویر بھائی حان یہاں بھول گئی تھی اس وقت

میر صاف کرتی میں سامی آگئی تو میں نکال کی دیکھی لگی

صفرا

(تصویر ہاتھ میں لی کر) بہت دن کی بعد یہ صورت دیکھی

ہی چچا حان کی رنگی میں ساتھ کھیلا کرتی تھی، مگر تب

بچپی کا جہرہ تھا — اب اور ہی بات ہی (سعیدہ سی) بھٹی

دو لہا خوب دھونڈہ کی نکالا ہی ' نری خوش نصیب ہو '

سعیدہ

کسی باتیں کرتی ہیں آپ — کس کا دو لہا، کہاں کی دو لہا،

چلو بس باتیں بہ ساؤ! مجھی سب معلوم ہی۔ رورانہ
 حطالکھی حاتی ہیں، نہی آنا حایا کرتی ہیں

سعیدہ

آب حواب دیکھا کرتی ہیں، اور صبح اونہہ کی بھولی سی
 سمجھہ لیتی ہیں کہ جاگتی میں دیکھا تھا

صغرا

یہ تصویر بھی تو حواب میں دیکھہ رہی ہوں نہ؟ آخر تم
 انکار کیوں کرتی ہو؟

سعیدہ

حب کوئی بات بھی ہو۔ آپ کو تو ہر وقت ہلسی سوجھتی ہی

صغرا

ہنستی ہی گھر لستی ہیں۔ بھٹی میں تو دل سی تمہاری حر
 حواء ہوں، اور دعا کرتی ہوں کہ محمد علی سی شادی ہو۔ وہ
 چکنی مٹی کا ڈھیر حواد مجھی ایک آنکھہ ہیں بھاتا

سعیدہ

بس ہو چکا۔ اب کوئی اور دکر چھیڑئی

صغرا

اچھا تمھارا مزاج کسسا ہی؟

۰۴۴

سعیدہ

الحمد للہ — اچھی ہوں

صغرا

کا اماں جاں بہاں آئی تھیں؟

سعیدہ

ہاں، ابھی ابھی تشریف لی گئی ہیں

صغرا

بھی حیرت تو سنا گئی ہوگی؟

سعیدہ

ہاں، کہتی تھیں دو لہا بھاٹی آ رہی ہیں — مبارک ہو!

صغرا

بس رہی بھی دو مبارک باد — یہ بھی معلوم ہی کاہی کی
لٹی آ رہی ہیں،

سعیدہ

آپ کو لسی — اسی لٹی تو میں نے مبارک باد دی تھی

صغرا

یا اللہ! یہ بھی ککوٹی حوٹنی کی بات ہی کہ آدمی اپنا گھر
چھوڑ کی پرائی گھر حائی؟

سعیدہ

پرانہ گھر ککوں۔ آپ کا یہیں ہی؟

صغرا

ای ہاں، ککوں یہیں۔ ایسی ہی تو مری تقدیر ہی کہ
راح کرونگی۔ بھلا حوٹ دامن صاحہ کو خدا سلامت
رکھی، اونکی ہوئی ہوئی مری ککوں ہستی ہی؟

سعیدہ

یہ مری سمجھہ میں یہیں آنا۔ دولہا بھائی اپنی والد کی
انتقال کی بعد افسر خاندان ہیں، آپ اونکی بیوی ہیں۔
آپ کی ککوٹی ہستی یہیں؟

صغرا

نڑی افسر خاندان ہیں، ماں کی بلکوں کی اشاری پر چلتی
ہیں وہ حوکہہ دیں، محال یہیں اوس میں مال راز فرق
آحائی۔ حوکچہہ ککائی میں لا کر بی اماں کی ہاتھہ میں
رکھہ دیتی ہیں، وہی اندر ماہر سب کا انتظام کرتی ہیں۔ میری

وہ حیثیت ہی جو لوہی کی ہوا کرتی ہی بکنا، رسدہا،
 سدا پروا، یہ سب مری متعلق ہی، سب ہی اور نہ سدا
 مہہ سی اف ہیں کرتی مگر جو چاہو کہ دسموں کو جس
 آحائی تو نہ نامکس ہی، دسا بھر کی الرام مری سر بھوپنی حاتی
 ہیں، لڑکی کا دل ماں سی میں بھرائی ہوں، ساس کا ادب میں
 ہیں کرتی، بدریاں میں ہوں، عرس کوئی رائی اسی
 ہیں جو محہہ میں نہ ہو — اور سب ورشی ہیں

سعدہ

بھر آپ ہی دیکھئی — میں جو کہی ہوں کہ مشرکہ
 حانداں فساد کی بناد ہی ہو آپ حما ہوئی ہیں

صعرا

تم تو دسا سی زالی باتیں کرتی ہو، نہ مری تقدیر ہی کہ
 ایسی ماں کی علام سی بالا نڑا ہی، میں تو ایسی اللہ کی
 مندیاں بھی ہیں جس کی ماں اوں کی بس میں ہیں — وہ گھر
 بھر میں راح کرتی ہیں اور ساس کو ناگوں چلی چسوا دیتی ہیں

سعدہ

وہ تو ایک ہی بات ہی — کہیں ساس ہو کو ستانی ہی
 کہیں ہو ساس کو اس کی گھر میں ہیں ہی

صعرا

۴۷

تمھاری لٹی ایک بات ہی، کوئی مری دل سی بوجھی —
اب رہا امن نہ ہونا، تو یہ دیا کا قاعدہ ہی، اس کے لٹی
کوئی کا کری حب تمھاری شادی ہو تو ماں کو لی کر انا
گھروندا الگ بابا (مطور داخل ہوتا ہی) مطور بیٹی
سدگی'

سعیدہ

آداب عرص ہی، بھائی حاس'

مطور

کوں سعیدہ طبیعت کیسی ہی'

سعیدہ

الحمد لله، بالکل اچھی ہوں — حرارت رات ہی کو حاتی رہی.

مطور

آح صاحب ہادر آرہی ہیں — معلوم ہوتا ہی ابھی یہاں
استقبالی کمپنی کا احلاس ہو رہا تھا

صعرا

میں نہ کسی کا استقبال کرتی ہوں نہ کسی کی کمپنی —

یہ آپ کی مہنہ صاحبہ مہنہ مہنہ مشترکہ خاندان کی
مخت کر رہی ہیں

سعدہ

بھائی جان۔ صبرا مہنہ ابی ساس کی شکایت کر رہی
تھیں کہ گھر بھر پر حکومت کرتی ہیں، انہیں معطل کر رکھا ہے،
اور اس سے ہمیشہ لڑتی رہی ہیں میں نے کہا کہ یہ مشترکہ
خاندان کی خرابی ہے تو حتماً ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ دنیا
کا قاعدہ ہے کہ سب مل جل کر رہیں

صبرا

آپ ہی کہتی ہیں کچھ جھوٹ کہتی ہوں، دنیا جہاں میں
کون شادی کی بعد الگ گھر کر کے بیٹھتا ہے

منطور

پھر تم چاہتی کیا ہو آخر؟

صبرا

میں چاہتی ہوں کہ جس طرح خوشدامن صاحبہ مجھے بیگانہ
پر سم توڑتی ہیں خدا وہ دن لائی کہ میں بھی بنا دوں ہو
کسی ہوتی ہے

مظور

نم نی کسھی اس پر بھی عور کیا ہی کہ ساس مہو میں محالت
کیوں ہوتی ہی

صغرا

میں دیوانی تو ہوں مہیں کہ عور کیا کروں،۔ سب خدا کی
حکم سی ہوتا ہی

مظور

اسی وجہ سی تو اور بھی عور کرنا چاہٹی کہ سب خدا کی
حکم سی ہوتا ہی اور جو کوٹی نہ کری اوسی بقول شیخ حی
کی نہ خدا کی پروا ہی نہ اوسکی حکم کی اور نہ اوس کی جو
ہوتا ہی

صغرا

اچھا آپ ہی کوٹی سب نتائی، آپ تو عور کرنی ہوں گی

مظور

ساس مہو میں میل ساس کی بیٹی اور مہو کی شوہر کی
سب سی مہیں ہوتا۔ ایک طرف تو ماں، حواپی بیٹی کو بچیں
سی نہ ہرار بار و نعمت پالتی ہی اور اوسی اپی رندگی کاسہارا
حانتی ہی، سمجھتی ہی کہ ایک غیر عورت نی آکر اوس کی

نور نظر کو اوس سی چھین لیا۔ دوسری طرف بیوی حوا اپنی عمر پر
 اقارب، گھربار کو چھوڑ کر اور ایک شخص کا دامن تھام کر
 اوسی اپنی زندگی کا شریک ساتی ہی کسی طرح بہہ گوارا نہیں
 کر سکتی کہ اوسکا چھینتا کسی اور کو، حوا وہ ماں ہی کیوں
 نہ ہو، اوس سی زیادہ عمر پر رکھی، بلکہ اوسی اس سی بھی
 ادیت ہوتی ہی کہ کوئی دوسرا اوسکی چھنتی کو خود اوس سی
 زیادہ چاہی۔ اسانیت کی شو و نما کی ابتدائی حالت میں بہہ
 تعلقات عداوت کا پہلو اختیار کرتی ہیں لیکن حب نوع انسانی
 علم و تمدن کی شاہراہ میں آگے قدم بڑھاتی ہی اور محبت کا
 مفہوم پاکیرہ تر اور لطیف تر ہو جاتا ہی تو انسان اوس سی حتی
 اوسکا محبوب چاہی یا حوا اوس کی محبوب ہو چاہی بحال عداوت
 کی محبت کرتا ہی، اب ظاہر ہی کہ ہندوستان قوموں کی ارتقا
 کی ابتدائی رینہ پر ہی اور بالخصوص بہار کی عورتیں تو
 حیوانوں سی درا ہی ہنتر ہیں، اوسپر طرہ بہہ ہی کہ مشترکہ
 خاندان کی بدولت سانس ہو ہمیشہ ایک دوسری کی سر پر سوار
 رہتی ہیں اس میں لڑائی کی قدرتی ہیجان کو پوری طرح اظہار
 کا موقعہ ملتا ہی اور ہر گھر میدان جنگ ن جاتا ہی

صغرا

یا اللہ! میں تو تھی ہیں بھائی اور بھی فیلسوف نکلی، ان
تقریروں کا بھلا میں کیا جواب دی سکتی ہوں

منظور

اچھا اپنی شوہر جنگ ہادر کو آجانی دو، دونوں مل کر
مجھ سے بحث کرنا

صغرا

حی ہاں۔ وہ ضرور اپنی ماں کی مقابلے میں میرا ساتھ دینگی!
بہہ ہوتا تو پھر سارا رونا ہی کا ہی کا تھا

منظور

ماں کی مقابلے کا کیا ذکر ہی، میں تو مشترکہ حادثات کی مسئلہ
پر علم معاشرت کی نقطہ نظر سے بحث کرنی کو کہتا ہوں

صغرا

بھلا نقطہ نظر سے بحث کر کی محھی کیا مل جائیگا؟ آپ سے
کوئی اپنا دکھ درد بیان کری تو آپ بجای تسلی تشبی کرنی کی
اور اوپر سے نقطہ نظر لی بیٹھتی ہیں

سعیدہ

(ہنس کر) بھائی جاں کی اور آپ کی میں سے کی۔ آپ کو

اپنی فکر ہی اور اوبھیں ساری جہاں کی، آپ اپنی ساس کا قصہ
کرنا چاہتی ہیں اور بھائی جاس دیا بھر کی ساسوں کا قصہ پٹانا
چاہتی ہیں

مسطور

(مسکراتی ہوئی) بھئی صعرا یہہ تمہاری دردستی ہی کہ
تم سمجھتی ہو مجھی م سہی ہمدردی ہیں، مکر بات یہہ ہی کہ
حسن مشکلات میں تم متلا ہو اوبھیں میں تمہاری ہزاروں
ہنیں گرفتار ہیں اس لٹی میں ان پر خصوصی ہیں بلکہ عمومی
نقطہ عام حیثیت سی عور کرنا ہوں، تمہاری ساس کچھ
دیا سی رالی

صعرا

س مسطور بھائی یہی تو کہتی ہوں کہ آب میں حاتی مجھی
کس بلا سی سابقہ بڑا ہی، آب کھی حوش، اس صاحبہ کو
دیکھیں تو معلوم ہو کہ دیا سی رالی ہیں یا ہیں وہ ڈراؤنی
شکل کہ خدا کی پتاہ، ہتی کا سا ڈیل ڈول، مجو کی سی آنکھیں،
مونٹی مونٹی ہونٹھہ، بالشت بھر کی ناک، پھر رباں کا بہہ حال
کہ میرا دل جاتا ہی، جعل فریب پور پور میں

مسطور

س س رہی دو صعرا، اب تم گالیوں اور کوسی پر اوتر

اؤکی۔ معلوم ہو گیا کہ تمہاری اور تمہاری ساس کی مخالفت انتہا
کو پہنچ چکی ہے محسوس کو آئی ہے میں اوس سے اس مسئلہ
پر گفتگو کروں گا (حادثہ داخل ہوتی ہے)

حادثہ

سیدانی نے کہہ ہی ہیں کہنا بکا شروع کیجی، دیر ہو رہی ہے

صعرا

(اونہی ہوتی مطور سے) ہاں ہاں وہ آپ کی بات کو
سرور مابین گی، مری مطور بھائی حور اچھی طرح کہتی گا۔
مگر سرور۔ بھول نہ جائی گا

مطور

ہیں بھولوں گا کیا

صعرا

(اونہہ کر) آؤ سعدہ چاہیں، دہت کام کر رہی،

سعدہ

آپ چلتی میں ایک مٹ میں آتی ہوں

صعرا

دیکھو دیر نہ کرنا (جلی حاتی ہے)

منظور

آح تو تمھارا سق رھا، کل جمعہ ہی، برسوں صبح کو پڑھنا

سعیدہ

کیوں بھائی جان آخر سہ پہر کو فرصت نہ ہوگی؟

منظور

ہیں آح کا دن تو سارا محس کی بدر ہوگا

سعیدہ

بہت اچھا، مگر سنیچر کو ضرور، ہاں یہہ تو نتائی آپ نی
حو نقشوں کی کتاب مگانی کا وعدہ کیا تھا۔

منظور

ہاں میں نی محس کو لکھ دیا تھا وہ غالباً لائیں گی

سعیدہ

حدا کری بھول نہ جائیں

منظور

اچھا اب نم جا کر کام کرو، صبرا انتظار کرتی ہوگی

سعیدہ

(اوٹھہ کر) آداب عرض ہی

• •

منظور

جيتي رهو .

(پردہ گر جانا هي)

دوسرا ايڪٽ^ٽ

(ايڪ اوڀي ڪرسي ڪا دالاڻ هي، نحتون ڪي حوڪي پر سميڊ
چانڊني ٻجهي هي اور صدر ميڻ ڦالڻ اور ڳاوتڪيه هي مير
الطاف حسين تڪيه لڳائي بيٺهي هيڻ ايڪ جهوني سي نياڻي پر حقہ
رکها هي، نحت ڪي ايڪ سري پر احمد حسين، ايڪ تڪيه دار
مونڊهي پر شيخ ڪرامت علي اور دو ڪرسيون پر محمد محسن اور
مطور بنهي هيڻ)

احمد حسين

دولها ميان، سنا هي ڪه ڪلڪٽر صاحب ڪي بدلي هوني والي هي

محسن

يهه خبر يهاڻ تڪ تو صحيح هي ڪه احڪام صادر هوڪڻي
تھي بلڪه ڪرڻ بهي هو ڳيا تها ليڪن اس ڪي بعد ڪي ڪارروائي
لوگوں ڪو معلوم هيڻ وه حڪم مسوح هو ڳيا اور صاحب
بدستور يهاڻ رهين ڪي

احمد حسين

آحر يهه ڪيسي، سا ڪرڻي تھي ڪه گورمنٽي احڪام نادرِي
هوني هيڻ اور ڪسي ڪي ٺالي هيڻ ٺلتي

معلوم نہیں۔ » رمور مملکت خوش حسرواں داسد «

احمد حسین

ہیں دولہا میاں آپ کو سرور معلوم ہی مگر آب نانا نہیں
چاہتی

محسن

ہیں صاحب میں کیا جانوں

احمد حسین

س اب پہہ باتیں رھی دبجئی۔ آب کو صاحب اور میم صاحب
دونوں حتما مانتی ہیں وہ کس سی چھپا ہی۔ بہلا کوئی بات ہی
کہ اونہوں نی آپ سی نہ کہا ہو؟

محسن

(مسکرا کر) آب سی کس نی کہا کہ صاحب مجھی مانتی ہیں؟
حیرا آب پوچھا ہی چاہتی ہیں تو سنئی، دو ہفتہ ہوئی
میم صاحب نی مجھی بلایا اور کہا کہ ناظر ہم نرا پریشان ہی

صاحب کا بدلی ہوئی کا حکم ہو گیا ہی اور ہم حانا میں جاہتا۔
 ہم کو یہاں کا آب ہوا بہت پسند ہی اور دوسری اس صلعی کا
 زمیندار لوگ نرا اشرف ہی

احمد حسن

سچ کہنی یہہ کہتی نہیں مم صاحب؟

حسن

اور نہیں کیا میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں؟ حیر تو مم
 صاحب کہی لکین ناظر آب کوئی ترکیب تائی کہ صاحب یہاں
 رہ جائی، میں نے کہا حضور یہہ کتی نری بات ہی آپ کی
 اقبال سے آج ہی حکم تبادلہ منسوح ہو جائی گا بس حصرت
 وہاں سے آتی ہی میں شہر کی و کلا اور دوسری معریں اور
 نا اثر لوگوں سے ملا اور دو تار ایک ہندوؤں اور ایک
 مسلمانوں کی طرف سے لاب صاحب کو دلوا دئی کہ محرم میں
 بلوی کی تیاریاں ہو رہی ہیں اگر یہہ کلکتر صاحب یہاں نہ
 ہوئی تو حوربری کا اندشہ ہی شام کو بارگاہ لغٹنی سے
 ارجٹ تار پہنچا کہ نا حکم ثانی تبادلہ موقوف یہہ ہی سارا
 قصہ، مگر اسی اپنی ہی تک رہی دیجیٹی گا، اب تک سوای چند
 لوگوں کی کسی کو خبر نہیں ہی صاحب خود یہہ سمجھتی

ہیں کہ واقعی فساد کا اندیشہ ہی۔ لوگوں سی دھڑا دھڑ مچلکی
لی رہی ہیں۔

احمد حسین

کیوں نہ ہو دولہا میاں آخر آپ کس باپ کی بیٹی ہیں، آپ
کی والدنی اپنی تحصیلداری کی رمانہ میں ایک حس کو بدلوا
دیا تھا، آپ نی کلکٹر کو روک لیا

سیخ جی

واہ ناظر صاحب واہ! رام مورتی کو سنا کرتی تھی کہ موثر
روک لیتا ہی آپ نی کلکٹر کو روک کی دکھا دیا۔

میر صاحب

مگر سنو تو تم نی خلاف واقعہ نار دلوا یا تو گویا سرکار
کو دھوکہ دیا

محسن

حی نہیں دھوکی کی کیا بات ہی محرم میں ہندو مسلمان کی
راع تو طی شدہ امر ہی اور یہہ بھی یقینی ہی کہ ہماری صاحب
جس طرح ان معاملات کو نا حسن و حوہ سلجھا سکتی ہیں اور
کسی سی نہ س پڑی گا

سيخ جي

اری بيه ڪا۔ آگر بيه سب سچ تها تو آب ڪي تعريف هي ڪا
هوئي احمد حسين اسي حڪمت تهوري ڪهين ڪي
احمد حسين

س آب ڪي رديڪ تو مين ديا بهر ڪا جهوئا هون اور جهونون
ڪا قدر دان

شيخ جي

بهين توبه ڪرو آگر تم جهوني هوني تو هماري مير صاحب
تمهين ابا سڪرينري امور ديا ڪيون ساني اور مقدمي والي تمهين
گواهي مين ڪيون لڪهايا ڪرتي، (محس سي) هاں صاحب تو
آپ ني فقط سحائار دي ڪي ڪلڪثر صاحب ڪو روڪا۔ حرروڪ
تو ليا۔

مظور

مياں محس نم ني ضرور تار دلوايا هوگا ليڪن مسٽر فرير
ڪا تادله مسوح هوني ڪا اصل سب بيه هي ڪه اون ڪي حڪه پر
حو شخص آرها تها وه دفعهٔ بمار هوگيا اور چهنئي ليڪر انگلستان
حاني والا هي

محسن

نم سی بہہ کس ۛ کہا؟

مطور

محمد علي ۛ۔ اوں سی خود مسٹر فریر سی باتیں ہوئ تھیں

محسن

س معلوم ہوگئی حقیقت۔ ایسا ہی تو محمد علي کا کلکٹر
صاحب سی یارانہ ہی

مطور

یارانہ کاہی کو ہو ۛ لگا، اوں دونوں میں تو ہمیشہ سی ان
س ہی محمد علي ۛ حب سی کاشتکاروں کی انجمن قائم کی ہی
ساری حکام اوکی جانی دشمن ہیں فریر کا منشاء اوکو بہہ
حر سنائی سی بہہ تھا کہ نم میری حانی سی بہت خوش تھی اب
س لو کہ میں ٹلی والا بہیں

محسن

کیسی بچیں کی باتیں کرنی ہو ۛ حاکم صلح دشمن ہوتا اور
محمد علي صلح میں رہی بھی ۛانی۔ سب انجمن و بچس رکھی رہتی
اور صاحب رادی کو بوریا نندھنا سمینا پڑتا

منظور

کیوں؟ حاکم صلح کو اختیار ہی کہ حسی چاہی صلح سی
نکال دی۔

محسن

یوں اختیار میں ہی تو کیا ہوا۔ وہ سو بہانی سی ناعیوں
کو کچل سکتا ہی

سیخ جی

مثلاً قرعید کا مچلکہ لکی

منظور

(عصہ کی لہجی میں محسن سی) تمہاری ردیک نو کلکٹر۔
(محمد حواد کی داخل ہونی سی سب لوگ اودھر متوحہ
ہو حاتی ہیں اور سلسلہ کلام منقطع ہو جاتا ہی)

احمد حسین

آئی آئی ہیڈ مدرس صاحب، ک سی آب کا انتظار ہی

محمد جواد

(مہایت جھک کر سب کو سلام کرتی ہیں) تسلیات عرض
ہی۔ باطر حی کی خدمت میں آداب (شیخ حی سی) سدگی۔
(احمد حسین سی) محرا، (منظور سی) کورلش۔

(سب لوگ سلام کا جواب دیتی ہیں)

میر صاحب

جیتی رہو، کہو آج تمہاری مکتب میں تعطیل ہی نہ۔

محمد جواد

اچي تعطيل کيسي قبله و کعبه - ملارماں سرکاري اور
خصوصاً عمال سر رشته تعلیمات معری و شمالي کو تعطیل کہاں
پرسوں ڈپٹی صاحب نہ عرص معائنہ تشریف لائیں گی صبح
سی مصروف دوز دھوپ تھا، طالب علموں کو جمع کیا، مدرسہ
کی سامی کی گھاس چھلوائی، درحوں کی اندر میں کو لیوایا،
دفعہ چار میں چوہوں کی بل تھی اوہیں بند کرایا، ہتھی
سچن گاؤں والی مانگ لی گئی تھی اور سی واپس مسکائیں
عرص فی اشہا عرق ریش کی بعد اب مدرسہ اس فائل ہوا ہی
کہ خوشودی حکام بالا دست کی حاصل کری "ار حردان
حطا و ار برگان عطا"

شیخ حی

بلکہ حکم مرگ معاحات

(میر صاحب مسکرائی لگتی ہیں اور محس اور منظور نہ

مشکل ہستی کو روکی ہیں)

احمد حسین

سنا ہی ڈپٹی صاحب مہت سحت آدمی ہیں

محمد جواد

دیکھتی کیسی نکلتی ہیں ناچبر کا توان سی پہلا سافہ ہی
سب مدرسوں کو تاکد کردی ہی کہ ایک سق سب شاگردوں
کو اچھی طرح نوک بر رباں کرا دیں، اب تک تو ڈپٹی صاحبان
کا یہہ قاعدہ رها ہی کہ ہند مدرس کو حکم دیتی ہیں کہ سوال
کری اور ہم لوگ اوسی سق میں سی پوچھتی ہیں حو لڑکوں
کی دھن نشین پہلی سی ہوتا ہی

سیح حی

کہیں پارسال کا واقعہ نہ ہو۔ حبا سپکٹر صاحب معائہ
کو آئی تھی آپ نی لڑکی سی کہا کہ برٹش حکومت کی برکات
بیان کرو، وہ لگا قحط کی اسباب بتائی

محمد حواد

مہیں وہ تو حس اتفاقہ بات تھی۔ وہ لڑکا کئی دن غیر حاصر
رھا تھا اوسی معلوم مہیں تھا کہ کوں سا سق یاد کرایا گیا ہی
کسی دوسری ہم سق سی پوچھا اوس نی اناپ شناپ بتا دیا، حب
میں نی پوچھا تو حو اوسی ناد تھا سنائی لگا مگر اوس دن بھی

حیریت ہو گئی اسپیکٹر صاحب رائی مہادر صاحب سی باتیں
کر رہی تھی اونہوں نی سنا مہیں ورہ حدّا حانی کیا ہوتا

شیخ حی

ہوتا کیا لڑکی سی ، اوس کی ماں باپ سی اور آپ سی مجلکہ
لی لیتی

محمد جواد

شاہاں چہ محب گر سوار دگدا را میں نی صاحب کی
حانی کی بعد دو رکعت نماز شکرانی کی پڑھی

شیخ حی

اور سچ کہتی اوں کی آئی سی پہلی نماز خوف پڑھی تھی
کہ مہیں

محمد جواد

یہ تو مہیں مگر خوش کدر میر صاحب سی لکھوالی کیا
تھا وہ نارو پر سدا تھا

شیخ حی

تو اب کی مرتبہ ڈپٹی صاحب کی لٹی خوشن صغیر لکھوالی
حائیی

میر صاحب

شح حي آب دسوی ناتوں میں چاہی حنا مذاق کحٹی
امور دیں کا مصحکہ آب کی بررکی کی شایاں ہیں ہی

شیخ حی

میں ہیڈ مدرس صاحب سی اوں کی مذاق کی باتیں کر رہا
تھا، آپ کیوں دحل دیتی ہیں آپ اعتراض کریں گی تو مجھی
معقول حواب دسا پڑی گا اور اس سی میں حتیٰ الامکاں پر ہیر
کر تا ہوں

میر صاحب

آپ کو اس کا تو حیاں کرنا چاہٹی کہ حب آب ایسی باتیں
کریں گی تو اں بو حوانوں پر کیا اثر پڑی گا

شیخ حی

ابہیں بو حوانوں کی فکر تو میری لٹی کا ہش حاں ہو رہی
ہی، بہہ عرب پچیں سی معرفتی عقلیت کی سائی میں پلی ہیں
اور عقیدت و معرفت کی روشی کو حو قلب کی نا پیدا کسار
صحرا میں بہت دور چمکتی ہی علم کی بر دیک ہیں عنک سی
دیکھا چاہتی ہیں اور حب کچھہ نظر ہیں آنا تو کہتی ہیں
یہاں تاریکی کی سوا کچھہ ہیں، مگر قابوں فطرت کی حلاف

ما و خودیکه بهه روشی بہت دور ہی اس کی حرارت قلب کی
 ہر حصی میں محسوس ہوئی ہی اور اسی فی اہل معرب کو
 حیرت میں ڈال رکھا ہی کہ اگر روشی بہیں ہی تو بہہ حرارت
 کسی؟ رہی ہماری بو حواں تو انکا علم اور شک دونوں مانگی
 کی ہیں اس لئی انہیں بہہ حیرت بھی لصب بہیں
 بہہ تو ہی انکی حالت اور اوس برطرہ بہہ ہی کہ کتانی مذهب
 کو حس سی ان کم نگاہوں کو نظر ملی کی امید ہو سکتی
 تھی آب لوگوں فی چھو متر بنا رکھا ہی، مذهب کی حقیقت
 قرار دی ہی عبادت ظاہری اور عبادت کا مقصد ریدگی کی ادنیٰ
 مقاصد کا حصول بہر اگر بہہ لوگ اوس سی دور رہیں تو
 کون سی تعجب کی بات ہی

میر صاحب

مگر شیخ حی حوشین کی فصیلت میں روایات صحیحہ
 موحود ہیں

سیخ جی

س رہی دیبجی اپی روایات صحیحہ

احمد حسین

(اونہہ کر) حضرت محہہ سی تو بہہ کفر بہیں ساحاتا، میں تو
 رحست ہو تا ہوں

محمد حواد

شيخ جي آپ کا ساررگ اور ايسي ما ٿين ڪري، نزي تعجب
 ڪي جڳهه هي ميں آبي سي حرد سال هون ليڪس اگر حکم هو تو منطق
 فلسفہ سي حدا کا وجود ثابت ڪردون، دفعہ سات ڪي سائنس
 ريڊر تک ميں لسم الله الرحمن الرحيم لکها هي شيخ سعدي
 ڪهني هيں اسوقت ياد هيں آنا

شيخ جي

الا يا ايها الساقى ادر کا ساء وناولها

محمد حواد

هيں وه اور شعر هي، چوں سي شروع هو ناھي

شيخ جي

مهي ميں تو چوں وچرا سي حدا ڪي وجود کو هيں ثابت
 ڪر سکتا الله اگر ضرورت پڙ ڄاڻي تو حدا ڪي وجود سي چوں
 وچرا کو ثابت ڪردوڻگا

(بوکر داخل هونا هي)

حضور اندر سي ڪهلا بهيڇا هي ڪه ڪهانا تيار هي

میر صاحب

اچھا کہہ دو آتی ہیں (اونہہ کھڑی ہوتی ہیں اور اون کی
ساتھہ منظور، محسن، احمد حسین اور حواد بھی)

میر صاحب

میاں محمد حواد نم بھی یہیں شیخ جی کی ساتھہ کھانا
کھاؤ، شام کو جانا

محمد حواد

یہیں قلعہ و کعبہ مجھی حانی دیجیٹی، مہت کام کرنا ہی

شیخ جی

اچی نہرٹی بھی آپ کی ساتھہ کھانا کھانی میں لطف آئی کا
آپ کی مانجھت مدرسی میں لب پو کر لیں گی

احمد حسین

یہیں حواد میاں تمہیں نہرنا پڑنگا، میں کھانا بھیجتا ہوں

دوسرا سین

(مر صاحب کی گھر کی ربانی حصی میں، ایک دالاں ہی حس میں نختوں کا چوکہ پچھا ہی اس پر اوسی طرح کا فرش ہی حسا مردانی من مر صاحب کی (نشست گاہ) میں تنہا دالاں کی انک حصی میں دیوار سی لگی ہوئی ایک گھرو پچی ہی حس پر گھڑی او، ایک تپائی پر چند کثوری رکھی ہیں، فالیں، ر محس اور مطور تکیہ سی لگی بیٹھی ہیں اور احمد حسین قالین کا انک کونہ دانی چوکی کی پاس ایک نواز کا پلنگ ہی جس کی سرہانی پچھونا ایدا ہوا رکھا ہی، اوس سی تکیہ لگائی رقیہ حاتون بیٹھی چھالہ کتر رہی ہیں، پائنتی کی حاب صعرا بیٹھی پاں سا رہی ہی)

محسن

اماں جان، سعدہ کھانا کھا کی کہاں غائب ہو گئی؟

رقیہ

اوسکا حی اچھا مہیں تھا، میں نی کھا حاکر درآ آرام کری، مجھی اس لڑکی کی طرف سی نرا اندشہ ہی، سدا کی روگی ہو گئی ہی اور دن بدن گھپ حاتی ہی اوسپر گھی اپی ہی کہ دن بھر میں اپی گئی باتیں کرنی ہی اورا پنا حال کسی کو مہیں تانی

صغرا

میں تو تھوڑی دس سی بہہ بات دیکھتی ہوں، چچا میاں کی
رندگی تک بھی سعیدہ نسل کی طرح چھکتی تھی

محس

آپ کو اوس کی عدا کی طرف خاص نوحہ کرنا چاہتی،
عورتیں عموماً مردوں کی کھلائی کی اہتمام میں اسی لگی رہتی
ہیں کہ اپنی کھانی کی اوہیں مطلق پروا ہیں ہوتی، حراب
اور ناکافی عدا بہ صرف حس کو توڑتی ہی بلکہ مزاح کو
بھی بدل دیتی ہی

احمد حسین

محس میاں، بہہ سچ ہی لیکن سب سے زیادہ ضروری بہہ ہی
کہ اوسکی شادی کر دی جائے

محس

مجھی بھی آپ سے اتفاق ہی

رقیہ

ہاں حواد کی ماں کا بھی اصرار ہی کہ حلدی کرنا چاہئے، اب
تم لوگ سوچ سمجھہ کر تاریخ مقرر کرو۔

محسن

کیا حواد والی بست اب تک قائم ہی؟

رقیہ

ای اور مہیں کیا۔ شریعوں میں کہیں سدھی سدھائی بسا
چھوٹی ہی؟

محسن

ہاں بلا سب مہیں چھوٹنا چا ہئی لیکن حب معلوم ہو گیا
کہ حواد کی ماں بی اوں کی پہلی شادی پوشدہ رکھی تھی
اور حائداد کی معاملہ میں دروع نائی کی تھی تو آپ پر اوس
بست کی پانندی ک رہی

رقیہ

میاں تم بچی ہو، شادی بیاہ کی معاملی میں لوگ سچ مہیں بول
کرتی، بہہ تو بیو پار ہی۔ ہر شخص اپنی مال کی سچی چھوٹی
تعریف کرتا ہی، بہہ سچ ہی کہ حواد کا ساء انک نار ہو چکا
ہی لیکن حب سوي مرگئی توو، قصہ ختم ہوا۔ رہی حائداد۔
تو چودہ ہرار سال چھوٹ سہی مگر دو ہرار کی قرب تو
حواد کو اپنی نائی سی ضرور ملی گی، پھر بہہ دیکھو کہ اساحاندان
کہاں ملی گا اصل سادات حکی سات پیڑھی میں غیر داب کا
میل مہیں۔

تحسن

اماں حان، آپ سعیدہ کی چچی ہیں، آپ سیڑھے کر اوس کا حیر خواہ کون ہو سکتا ہی، لیکن حب آب میری رائی لنتی ہیں تو مجھے پر فرص ہی کہ اپنا سچا خیال ظاہر کروں میں محمد جواد کو ہر گر سعیدہ کا شوہر ہونی کی قابل نہیں سمجھتا۔ اول تو عمر میں تفاوت زیادہ ہی، دوسری حواد کی علمی قابلیت اور دماغی تربیت بہت کم ہی، بلکہ بیچارہ عتل بھی واحی ہی واحی رکھتا ہی۔ تیسری کسی اچھی عہدی پر مامور نہیں ہیڈ مدرسوں کا گریڈ بہت کم ہی، صلح کی دربار میں بھی ہیں حانی پانی

صغرا

اور صورت شکل کی بھی صاحبزادی اچھی ہیں ہیں۔ سہمی طاق سا چہرہ ہی اور چھوٹی چھوٹی آنکھیں

رقیہ

بہ توئم دونوں بردستی کی باتیں کرنی ہو، میں نی کٹی بار ڈنور ہی سی جھانک کر حواد کو دیکھا ہی اللہ رکھی پچیس کی لگ بھگ ہی اور اچھی خاصی آدمیوں کی سی صورت ہی

اور سہہ کيا کها کہ قالدت سہن هي، گناره مدرس اور ڈيڑه
 سوئڙ کي بون هي حواه محواه اونکي تحت مين هي؟ رها دربار
 تو قصاني لوگ کک دربار مين حايا کرتي هي۔ اور بون
 حواد ميان کو بار سال مردم شماري کي کام کي صلي مين تحصيلدار
 صاحب ني ابي هاتيه سي سد دي تهي حس بر کلکٺر کي
 دستخط تهي

محس

آپ دونون متفق هيں نو کچهه کها هي فصول هي، ليکن
 ميري لطر مين نو کسي طرح سہہ شخص مين ححتا، کيون
 بهئي مسطورنم کيون چب هو؟ نم بهي تو ابي راڻي طاهر کرو

مظور

مجهي راڻي دبي کي کوئي ضرورت هيں۔ مين اس بحث هي
 کولعو سمجهتا هوں

رقيه

نم تو دسا بهر کي ماتون کو لعو سمجهتي هو۔ عصب حدا کا
 هس کي شادي کي باتين هو رهي هيں اور صاحب رادي او بهن
 لعون تاني هيں

منظور ۷۵

شادي کي ٻاڻين مهمل هيئن مگر حس طريقه سي آپ اس کا
فيصله کرنا چاهتي هيئن وه مهمل هي

رقه

اور کون سا انرکھا طريقه فيصله کرني کا هي؟

منظور

وه به هي که حس کي شادي هي وه خود فيصله کری۔

رقيه

س رهني دي لڙکي۔ مين بهه ني شرمي کي ٻاڻين هيئن سدا
چاهتي۔ حاڪر ابي اسڪول مين تقرير سن کر، شريعنون کي گهر مين۔

محسن

نهيڙي اماڻ حاڻ، آپ تو حما هو حاڻي هيئن درامحهي کڙشت
ڙني ديجيئي که ماڻ منظور کو سمجهاون (منظور کي طرف
باطل هو کر) اس سي تو هر روش حال آدمي کو اتفاق هي
نه لڙکي کي شادي اون کي رصامدي سي کرنا چاهئي، اون
پا طبعيت کي خلاف اوبوين محور کرنا سحت ظلم هي۔ لکن
سن کي لئي بر ڏهو ڏها تو والدین هي کا کام هي کيونکه شادي

سی پہلی نہ تو لڑکا لڑکی ایک دوسری کو دیکھہ سکتی ہیں اور
نہ بلا واسطہ کوئی راٹ قائم کر سکتی ہیں

منظور

بہہ کیا کم ظلم ہی کہ دوہا دہن شادی سی پہلی ایک
دوسری کو دیکھہ نہ سکیں

محسن

اچھا تو بہہ کھٹی آپ بھی شیخ حی کی طرح پردی کی بھی
محالف معلوم ہوتی ہیں

منظور

یشک ہر صحیح عقل کی آدمی کی لٹی پردی کا محالف ہوا
صروری ہی

رقیہ

(محس سی) دوہا میاں اب مجھہ سی صدر ہیں ہو سکتا، تم
دوبوں باہر سدھارو، وہاں شوق سی بحث کرنا تم کو اصل
معاملہ ہیں معلوم۔ بہہ سب بحث مباحثہ ہی میاں محمد علی کی
حاطر

منظور

اماں جان، سچ پوچھتی تو آپکو اصل معاملہ معلوم ہیں

کھی والایہہ کہہ سکتا ہی کہ حواد سی سعیدہ کی شادی کی
اصل محرک لالہ سیتارام ہیں

رقیہ

کھی والی کا کلیحہ اور تم کو کیا کہوں۔ بھائی مرحوم کا
خیال کر کی رہ جانی ہوں (محس سی) دولہا میاں تمہیں
فرست ہو تو سہ پہر کا ناشتہ بھی آج گھر میں کرنا، اوس وقت
تم سی باتیں کروں گی۔ ساری دیوانگی حائی، محھی درہ برابر پروا
ہیں ہی۔ میں نی حودل میں ٹھانی ہی وہ کر کی دھونگی
(محس اور منظور او نہہ کھڑی ہونی ہیں)

محسن

آداب عرص ہی

رقیہ

حیتی رہو

منظور

تسلیم عرص ہی چچی حان

(رقیہ منہہ پھیر لیتی ہی دونوں نا ہر چلی حائی ہیں)

تیسرا سین

(مر صاحب نے ششہادہ دی، داد دے چکا ہے، شیخ
کرامت علی اور شہد حواد، وہ بھی ساتھ ہیں، سننے ہیں
جہاں ڈیڑھ لکھڑے پہاڑ ہیں، وہ بھی داد دے چکا ہے، رہا ہے)
حواد

کما آب، سمجھی ہے کہ میں، اور انسانی پرہانی کی نو لڑی
حوشی سی کرنا ہوں، وہ بھی ہوا، اچھا۔ میں نے دیکھا، سمجھتی
کہ اوہوں کی سعی سفارش کر لی تھی، اس بار میں بھلا دانا
مجھی تو بچیں سی حدت حوائی سناہی، سننے تھی۔ اس میں
یہہ مصیبت ضرور تھی کہ عربی کی آمد، اذہیں رہی تھی، مگر
ایسی وسیع میں تو وہ وہ رہا، یہاں کہ سلواوی عربی
سی آسمان ہل جاتا تھا، چاہے دیا حادثاتی لہجہ و برائے

شیخ حی

آپ کی وہ ابتدائی تعلیم ہر گھر سکار ہیں گشتی، میں نے
آپکو بڑھائی سناہی، انڈس پرس ریدر کو بھی آپ حاس لب
ولہجہ اور حرر و مدسی پڑھتی ہیں خصوصاً ان عتہ تو اس حال
فرسا الحان کی ساتھ ادا کرتی ہیں کہ مجلس عرا کا سماں باد آتا ہے

اور رقت ٻي آڀ کي درجي ميں ڪافي هوندي هي اور هلايت
حلوس سي

محمد جواد

شيخ جي آڀ تو معلوم هوناهي مذاق ڪرڻي هيں

سبح حي

هاں بهه مري نڙي ري عادت بڙگشي هي تنهاري اسي
متيں آدمي ڪوڊيڪهه کي حواء محواه مذاق ڪرڻي ڪوحي
چاهتا هي، اوريون بهي ميں طرافت ڪواچها سمجھتا هون
شرطيڪه اوس کي اندر بهي ڪجهه هو
(منطور اور محس داخل هوندي هيں)

محس

اصل ميں اندر عورتون کي سامي بهه بحث چهيڙي ڪا موقعه
نه تها، اب بهان اطميدان سي بنهه ڪر نائين هوسڪتي هيں

مسطور

محس بيڪارهي، آڀ لوگون سي بحث ڪرڻي سي ڪوئي فائده بهيں

شيخ حي

ڪيون خير توهي ڪا هي کي بحثا بحثي هي؟

شخص

مجھ سے اور منظور سی پردی کی مسئلہ پر بحث ہونی والی تھی
کہ اماں حان بی دوہوں کو نکال دیا

سمجھ جی

حیر پردی کی رکت سی آپ کو مردانی میں تو اہل نسب ہی
یہاں بندھ کر رہاں آرمائی کجھی

شخص

(منظور سی) تم حاتی ہو کہ میں مدھی آدمی ہیں ہوں
اور پردی کی حمایت بھی مذہب کی ساہ ہیں بلکہ معاشرتی
اور اقتصادی و حوہ سی کرتا ہوں ایک طرف تو ہنگامہ زندگی کی
حسانی اور اخلاقی خطرات سی صف بارک کو محفوظ رکھی کی
لٹی پردہ ضروری ہی دوسری جانب امور خانہ داری کا انجام
دیا جو عورت کی قدرتی صلاحیت کو پندش نظر رکھتی ہوئی تقسیم
محنت کی اصول پر اوس کی حصی میں آنا ہی یکسوئی کی ساتھ
اوسے وقت ممکن ہی کہ وہ گھر کی چار دیواری کو اپنی دیا سمجھی

محمد حواد

اس میں کیا شک ہی کہ ”بہ ہر رن رن است و بہ ہر مرد مرد“

مذکور

حی درسد ہی، ہنگامہ ہسی اسامی مدہم بوهی کہ اوسکی
 سدا کر آپکی حار دیواری روئے لگی ار اوسکی حسانی اور
 اخلاقی خطرات اسی ہی کریر تو ہیں کہ آپکی جلس سی
 کرا کی واپس حائستگی ای حباب مہہ آندھی کسی کی روکی رکی
 والی ہیں اور ہر ص محال ماہر سی آئی والی نگولوں کو آپ ہی
 روک بھی لیا تو حو کھر کی اندر وہیں کی خاک سی اونہتی ہیں
 اونکی لئی کنا کھٹی گا، اگر آپ انصاف سی کام لیں تو تسلیم
 ڈرامہ ریکا کہ زندگی کی مشکلات اور خطرات حرم سرا کی
 اندر بھی ہوی ہیں انتہ اوں سی مقابلہ کرنی کی قوت نہیں
 ہوی رہی امور حانہ داری۔ توبہ کہنا اور بھی اندھیر ہی
 کہ پردی میں بندھ کر یہہ امور بہتر طریقہ سی انجام دئی
 حاسکتی ہیں بشک تدبیر مرل کا مرکز گھر ہی، لیکن مہہ
 مرکز محائی حو دی معی ہی اگر اس کی گرد ایک دائرہ دیائی
 معشت گاہ کھنچا حائی اور مرکز نشین دات بوری دائری پر
 حاوی نہ ہو

محس

یہی دلائل میم صاحب پردی کی خلاف بندش کیا کرتی ہیں
 میں او نہیں ہو حواب ہیں دی سکتا لیکن نم کو دیتا ہوں کہ

گھر کی مرکز کی گرد نراسا دائرہ سا کی یورپ کی عورتوں
نی حو پیچیدگیاں تمدن میں پیدا کر دی ہیں وہی تمھاری یہاں
بدا ہو جائیں گی

محمد جواد

حی ہاں اور چین کو دیکھتی - وہاں عورتوں کی پر دنادا
کی چھوٹی کر دیتی ہیں

مسطور

(محس سی) تمھاری دماغ پرتو یورپ مسلط ہی تمھاری
ردیک اصلاح کی لٹی قدم اونھانا صرف اوسی راستہ پر ممکن
ہی جس پر یورپ چلتا ہی میرا بہ منشاء ہیں ہی کہ ہم
یورپ کی مثال کو سامی رکھ کر اوس سی فائدہ نہ اونھائیں
باعزت نہ حاصل کریں لیکن ہمیں ممالک یورپ اور ہندوستان
کی فرق کو نہیں بھولنا چاہتی تم کو شاید یہہ معلوم نہیں
کہ یورپ میں پردہ پہلی بھی نہیں تھا لیکن جس پیچیدگیوں کا
دکرم کرتی ہو یہہ زمانہ حال میں پیدا ہوئی ہیں - یورپ کی بعض
عورتیں دائری میں نقطی تک خطوط کھینچی پراکتفا نہیں کرتیں،
بلکہ چاہتی ہیں کہ مرکز اپنی جگہ سی ہٹ جائی طاہر ہی
کہ پوری دائری کی شکل نگڑ جائی گی - بالفاظ دیگر بعض
عورتوں کا یہہ خیال ہی کہ اون کی رنگی کا مقصد اصلی صرف

گھر کو گھر سانا اور مردوں کو آدمی سانا نہیں ہی، بلکہ وہ زندگی کی تمام شعبوں میں مردوں کی طرح کام کر سکتی ہیں لیکن یہ دعویٰ گویا فطرت کی خلاف پیام خنک ہی اور زندگی شاہد ہی کہ سوائی اوں پیشوں کی حوا مورخانہ داری اور تعلیم و تربیت سی رباہہ بعد نہیں رکھتی اور کسی میں عورتیں مردوں کی طرح کامات نہیں ہوتیں اور نجرہ اوں کو بہت حلد سکھادی کا کہ وہ غلطی پڑھیں حیر بہہ دوسری بحث ہی، مگر اس میں درابھی شبہ نہیں، کہ بہہ مشکلات یورپ میں وہاں کر، مخصوص تاریخی، معاشرتی، اقتصادی حالات کی بنا پر پیدا ہوئی ہیں اور ان کا پردہ نہ ہو، سی لاری تعلق نہیں ہی، چودہ صدی سی پہلی کی صدیوں میں یورپ کو دیکھتی۔ پردہ وہاں نہیں تھا لیکن عورتیں گھر کو اپنا مرکز سمجھتی تھیں۔ اب بھی حو ممالک اور طنقات سرمایہ داری کی رہریلی ہوا سی مقابلہ پچی ہوئی ہیں اوں میں بہہ حرا بیاں ہیں ہیں ہندوستان کی اور قوموں کو جس کی عورتیں پردہ نہیں کرتیں دیکھتی۔ کیا اوں کی گھر رباہہ ہو گئی ہیں یا امورخانہ داری کو مرد انجام دیتی ہیں۔

حر اگر تھوڑی دیر کی لٹی بہہ ماں بھی لیا حائی کہ بردی کی

نوئی سی وہ نظام معاشرت جو » خاندان « کی نام سی موسوم
 ہی رہا نہ ہو جائی گا تو بھی اسکا کیا جواب ہی کہ ہندوستان
 میں مختلف مذاہب اور مختلف نسلوں کی لوگ رہتی ہیں جو
 ایک دوسری پر اتنا اعتبار نہیں کر سکتی جتنا یورپ والی ایک قوم
 ہونی کی سب سی کرتی ہیں

مطور

تمہاری اسی آدمی کو ایسی مہم ناپ نہیں کہا چاہتی ہیں
 ابھی کہہ چکا ہوں کہ ہندوستان بی اور قوموں میں بالعموم
 عورتیں پردہ نہیں کرتیں۔ وہ ایک دوسری پر اور مسلمانوں
 پر کیوں اعتبار کرتی ہیں، اور اوں کی اعتبار کرتی سی لہا
 حرایاں پیدا ہوئی ہیں جو مسلمانوں کو اوں بی تقلید کرتی
 میں عذر ہو؟

محمد حواد

تقلید تو سوائی محتہ، صاحب کی احارت کی کسی کی حائر نہیں۔
 واللہ اعلم بالصواب

محس

لکس نم بہہ تو دیکھو کہ ہماری عورتیں خود جو پردی سی
 ہیں نکلا چاہتیں اوہوں بی اتنی دن کی تحریر سی اپنی گھر کی

اندروہ کر کام کرما اور صروقعات کی ساتھ ہسی حوشی اپی
 ریدگی کی دن کاٹ دیا سیکھ لیاہی اور او نہیں بہہ طرر
 ریدگی چھوڑی میں سحت دشواری ہوگی

مطور

ہاں اس میں مچھی م سی اتفاق ہی - نی شک عادت نی
 ہماری عورتوں کو اسی قدر نی حس سادیا ہی کہ وہ ریدگی کی
 ہنریں نعمتوں ہوا اور روشنی سی نی بیارگہ گہٹ کر اور دق
 اور سل میں ایڑیاں رگزر رگر کر حان دیتی ہیں اور اوں کی لب
 پر کھی شکایت ہیں آتی لیکن کیا اس سی نم کسی مرص کی اچھائی
 ثابت کر سکتی ہو کہ مریص صر و قعات کا محسمہ ہی ؟ حس
 عورتوں نی کسی قدر تعلیم پاٹی ہی اگر نم او نہیں اطہار راٹی
 کا موقعہ در اور سوسائٹی کی حرر قہر میں درانحصہ ہوتو نم
 دیکھو گی کہ عورتیں گھر کی چار دیواری سی نکلی کی لٹی کس قدر
 تڑپتی ہیں

محسن

بھٹی میں اپی بات کی پیچ کی لٹی نہیں بلکہ ایمان سی کہتا ہوں
 کہ جہاں تک مرا بحر بہ ہی شرفا کی عورتیں پردہ توڑنا نہیں
 چاہیں -

ناطرحي آپ مالڪل محاذ ڪهڻي هين، اسي سال شروع ڪاڙي
 مين به حڪم سرڪار مين تي اضاڻه تعداد طالب علمان سوانا تي
 لڻي قصه ڪادوره ڪيا اور درواري درواري بهرا بيچ قوم تي
 لوگ دو دورو پڻي تي لالچ مين راضي هو گڻي ليڪن شرفاء مين
 بعض بعض تي توپچاس بلڪه - ورو پڻي مانگي اور بعض تي صاف
 انڪار ڪنا 'صلاح ڪار ڪنا و من حرا ڪنا'

محسن

شيخ حي آپ نو پردي تي نري مخالف هن، آپ هين اڇهه
 بولتي؟

شيخ حي

هائي مين ڪيا بولون: آپ لوگون تي انتداهي سي مذهب نو
 بحث سي خارج ڪر ديا هي - مين نهرا بنڌا آدمي اور مسلمان -
 ميرادار مدار مذهب پر هي

حواد

هائين شيخ حي، آپ اور مذهب - آب خوش دير تي
 قائل هين خدا ڪو ماني هين، اور اهي، مذهب پر دار
 حوامدار هي -

محسن

هان صاحب بهه تو میري سمجھه ميں بهي هين آتا ميں تو
آپ کو اب تک معقول پسند سمجھتا تھا

شيخ حى

آپ کا اسمين قصور هين هى آپ نى حو معى مذهب كى
سمجھي هين اوسكى مطابق ميں مذهب سى كوسون دور هون .

محسن

آحر آپ كى ردبك مذهب كى كيا معى هين

شيخ حى

كيا مختصر سا سوال حباب نى كردىا هى ايك تو ميں يون هى
كيا كم بكي هون دوسرى آب بات وه يو چھتى هين حسكى حقيقت
كا تعين الياط ميں نا ممكن هى اور حوايك نقطى كى طرح هى
حسكى گرد حيال پھرتا هى ليكن اوس تك هين بهويچ سكتا .
اس لئى ظاهر هى كه اس كوشش ميں حتنا بهي وقت صرف هو
كم هى حير اسوقت محمى وه تقرير ياد آ گئي جو محمى سى اور
اوس عجيب و غريب پير مردسى هوئي نهى حسكى ساتھ ميں
نى تمام هندوستان كاسمر كيا تھا اوس نى مذهب كى حو
تعريف كى نهى اوسى ميں اپنى الياط ميں بيان كرتا هون تا كه

سردست بحث کی سا قائم ہوسکی، کیونکہ ہر مسئلے کی متعلق میں صرف مذهب کی نقطہ نظر سے رائے دی سکتا ہوں یہ بہر کہی دینا ہوں کہ یہہ الفاظ مذهب کی ماہدت کو کسی طرح ظاہر نہیں کرسکتی، 'الٰہہ اگر سنی والا یہہ پر اثر رکھ پہلی سی دل میں رکھتا ہی تو ممکن ہی کہ وہ اس نگری ہوئی تصویر میں اصلیت کی حط و حال پہچان لی

سنی۔ قلب انسانی گونا گوں حدبات تا حلیہ نگاہ ہی خنمیں سی ہر ایک، کسی خاص چہر کی ادراک یا خیال سی برانگستہ ہوتا ہی، کوئی چہر ہماری دل میں حوشی پیدا کرتی ہی، کوئی عم، کوئی ہمت، کوئی محبت، لیکن انک حدبہ ایسا ہی حسکی موضوع کا معن کرنا ہی نہیں بلکہ اسکی نوعت کا ان کرنا ہی مشکل ہی یہہ حدبہ شاد و نادر ہی مشتعل ہوتا ہی، لیکن حب ہوتا ہی تو ہماری ساری وجود پرچھا جاتا ہی اوس وقت ہماری دل بردگی کا بوحہہ ہلکا ہو جاتا ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ ساری کائنات تجلی کی لہر کی طرح ہماری روح میں دوڑ گئی عام لوگوں پر اسکا اثر محض آتی اور بہت ہلکا ہوتا ہی، اور وہ نہ تواس واردات کو خود سمجھہ سکتی ہیں نہ الفاظ میں بیان کرسکتی ہیں لیکن بعض برگزیدہ ذاتیں اس حدنی کی حرارت کو اس درجہ تک محسوس کرتی ہیں کہ وہ اس سی عالم معنی اور عالم صورت میں شمعیں روشن کردیتی ہیں

جسکي روشي ميں (اں مقدس لوگوں کي بدولت) دوسری بھي ريدگي اور کائنات کو دیکھه اور سمجھه سکتی هيں اور حق کي گرمي سی خود اپنی قلب کي حرارت کو تارہ کر سکتی هيں اسي ايک قديل روش کي نهی رسول هاسمي نی جسکي روشي سی ديانتره سوسال سی حکمگا رهي هي لیکن ايک تونگ لطري اور تعصبات کی گرد اس قديل برحم گئی هي حس سی اوسکی روشی مانا۔ ز گئی هي، دوسری لوگ اس کی خارجي گرمي پر اکتفا کر کی خود اسی قلب کي حرارت سی غافل هو گئی هيں دوسری سب سی بڑه کر مصدت بهه هي که لوگوں نی اس کی نور کو دیکھی کی لئی ساري ديا کي طرف سی آنکهيں بندرلی هيں چنانچه سمع کی روش کرنی والی کا مقصد که اسکی روشي ميں حساب اور کائنات کو دیکھا حائی فوت هو گیا هي بلکه کهي والا چاهی تو بهه کهه سکاهی که حس شخص نی اس شمع کی گرد کي فصا کو بهيں دیکھا اوس نی گونا خود بهه شمع بهيں دیکهي

محمد حواد

شرح حی میري خطامعاف کي بحثی که ميں اپکو لامده سمجھا تھا آپ نی اس وقت وه وعط کاهی که سبحان الله۔ مگر پیچنده بهت بها ميں نی اگر چه سکندر نامی یک پڑها هي لیکن

سوائی اسکی اور کچھ بہن سمجھا کہ محل میلاد اور شمع کی روشنی کا کرتا۔ بلغ العلیٰ بکمالہ۔ کشف الدحا بجمالہ

محسن

اگر مذهب اسامی جیسا آپ نے کہا تو بہت اچھی چیز ہے ،
ایکس بردی کی بحث سے اس سے کیا تعلق ہے ؟ - عورتوں کو بردی
ہیں بیٹھ کر مہدی کتابوں کی پڑھی سے تو کسی نے نہیں روکا

سنجحی

بردی سے اسکا بہت گہرا تعلق ہے مجھے بردی سے بڑی شکایت
ہے کہ اوس نے عورتوں کو مذهب کی تکمیل سے باز رکھا ہے
میری خیال میں عورتیں مردوں کی طرح ، بلکہ شاید مردوں
سے زیادہ یہ صلاحیت رکھتی ہیں کہ سمجھ مذهب کی نور سے
مسور حیات اور کائنات کا نظارہ کر کے اسکی حرارت کو
حواس طاہری اور باطنی کی مدد سے حد تک کر لیں اور اس طرح
اوس حصے آگ کو پھر مشتعل کریں جو مذهب کی اصل اور
زندگانی کا مدعا ہے لیکن حہالت کا حد ابرا کری جس نے عورتوں
کو اوس قید و رنگ میں ڈال رکھا ہے جہاں وہ میاں مبطور کی
الفاظ میں لیکن دوسری معنی میں روشنی اور ہوا کی آبرو
میں تڑپ تڑپ کی جان دیتی ہیں آپ نے محاکھا کہ بعض گھروں
میں جہاں عورتوں کو تھوڑا بہت لکھی پڑھی کی احارت ہے

وہ مدھی کتابیں پڑھ سکتی ہیں، لیکن عربی میں مذهب کا جو مختصر ساحا کہ میں نے پیش کیا ہی اوس سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ کتابوں میں سدھونی والی چیز نہیں ہی یہہ وہ چیز ہی جو تمام عالم پرطاری اور عام زندگی میں ساری ہی اور حس کی احاطہ کی لٹی اسان کو لازم ہی کہ رواں و مکاں کی نثری سی بڑی وسعت میں حواوسی مندر آسکی، ہرچیز کو اوسی خاص روشی میں حس کا ذکر ہو چکا ہی دیکھی، پرکھی، سوچی اور اگر ممکن ہو تو سمجھی

محمد حواد

واہ صاحب - کہاں مذهب کا ذکر تھا کہاں

مطور

شیخ حی میں جاہتا ہوں کہ اب یہہ سلسلہ گفتگو ختم کیا جائی آپ کی تقریر سے کی بعداں دوسروں کا ہر لفظ مجھے پرگراں گذری گا

شیخ حی

ہاں بھائی میں یہی شل ہو گیا مذہبی کی طاقت نہیں اب دریا حا کر ارام کروں گا (اونہہ کھڑی ہوئی ہیں پردہ گر حاتا ہی)

تیسرا ایگٹ

پہلا سیں

(ایک چھوٹا سا کمرہ جس میں صرف ایک دروازہ ہی اور دو روش داں آدھی کمری کو ایک چارپائی گھری ہوئی ہی، بقیہ حصی میں ایک چھوٹی سی چوکی ہی جس پر بی ترنبی سی خطوط اور دوسری چیریں پڑی ہوئی ہیں ایک طرف دیوار کی اندر ایک تین حابوں کی الماری ہی، ہر حابی میں کسبوں کی ڈھیر ہیں دو کھونٹیوں پر دو ایکیں اور ایک عمامہ لٹکا ہوا ہی بلیک کی پاس ایک تپائی ہر چند دواؤں کی شیشیاں، گلاس، تھرمامیٹر وغیرہ رکھی ہیں دو کرسیاں چارپائی کی پاس بچھی ہیں، ایک حالی ہی، دو سری پر مسطور دنٹھا ہی شیخ حی رسانی اوڑھی چارپائی پر لٹی ہیں)

ماظور

حدا کا شکر ہی کہ آج محار او تر گیا کل ڈاکٹر کہتا تھا کہ اگر دودن اور بھی حال رہا تو ہت اندیشی کی بات ہی

سنخ حی

(محیف آوار میں) ہاں بھائی کمبخت تپ بی علاوہ میری

هڏيون ڪو بهونڪ ڏالي ڪي نم ڪو اور تمھاري مھن ڪو مھت
تڪليف دي ڇھه دس سي نم دونوں ڪا سارا وقت ميري پٺي ڪي
پاس گذرنا هي

منظور

مھن شح جي۔ اصف سي پوڇھڻي تو مھن ني ڪڇھه مھي
مھن ڪا، ساري تيار ڌاري سعيده ڪرني تھي مھن تو بيڏھا هوا
ڪتاب پڙھا ڪرنا تھي

سنح جي

يھه تسرا موقع هي ڪه سعيده ڪي تيار ڌاري ني ميري حا
پڄاڻي هي (ڪڇھه دير ڪي بعد) خدا حا ني ڪيا نا ت هي ڪه
مڇھي اس بيماري مھن تمھاري والد مرحوم مھت ياد آئي نم
دونوں ڪو اڪثر مھن شجاعت هي ڪي نام سي پڪارنا تھي نم
سمجھتي هوگي ڪه مھن هڏياں بڪ رھاھوں يا بحار ني مرحوم
ڪي حيايي شڪل ميري سامي پٺش ڪردي هي، ليڪي واقعه يھه
هي ڪه مھن نم دونوں ڪو حوب پھچاڻا تھي۔ پھر مھي جي يھه
چاھتا تھي ڪه تمھين اسي نام سي پڪاروں

(حادمه داخل هوتي هي)

حادمه

مطور مياں جهوئي نانا پوڇهي هيں ته ڪوئي اور نه هه
نه ميں آؤں

مطور

هاں كهڏو چلي آئيں

شيخ جي

اچها هي سعيده ڪو بهي آحائي دو آح ميرانم دونو سي
ڪجهه نائن ڪرني ڪو جي چاهتا هي

مطور

مگر آب ڪرور هت هيں، ڏاڪثر ني ڪها هي ڪه رياده نايں
هيں ڪر نا چاهئي

شيخ جي

ڏاڪثر ڪا هت هت شڪريه، مگر ميں محصور هوں سترس
سي نائن ڪرني ڪي عادت پڙي هون هي
(سعيده داخل هوني هي)

سعيده

آداب عرص هي شيخ جي ا ڪهئي اب طلعت ڪسي هي؟

شينج جي

حتي رهو ٻڌي اب بالکل اچها هون البته محارسی کشتي
حتي ئي بعد دراهاب رها هون

سعيدہ

بہہ لہجی آپ کی لٹی تھوڑا سا انار کا افشردہ لائی ہوں
اسی پی لیجی

سج حی

اچھا درانہر کر پیونگا، ابھی دوا پی ہی اسی چوکی
پر رکھ دو (سعيدہ پیالہ چوکی پر رکھ کر دوسری کرسی
پر بندھ جاتی ہی)

سعيدہ

چچا حان نی آپ کا مراح پوچھا ہی۔ عمارسی فارع هو کر
خود بھی تشریف لائینگی

سج حی

حدا اوہیں حتا رکھی دیا میں تم دونوں کی بعد اونکی
دات سی محھی انس ہی تمہاری باپ نی سترمرگ پر اوہیں
میری حرگیری کی تاکید کی تھی، بیجاری کو اوس کا هر وقت
خیال رھتا ہی نا و خودیکہ خاندان میں عصو معطل ہیں لیکن

حب کوئی میری مخالفت کرتا ہی تو اوں سی مہیں ساحاتا
 حدا کی شان ہی۔ اپنوں نی مری سامہہ کیا کا اور ایک عیر
 شخص مری سامہہ کیا کر رہا ہی (کسی قدر وقفہ کی بعد)
 تم دونوں سی میں نی اپی اندائی رباگی کا کھی دکر مہیں کیا۔
 آح حی چاہتا ہی کہ تمہیں اپی کہانی کہہ سناؤں، بہ شرطیکہ
 تمہیں ناگوار نہ ہو

•••••

ہت شوق سی، مگر ڈاکٹر

سعدہ

شیخ حی آب ڈاکٹر کو مکی دیجی اور حی کھول کی مائیں
 کبجی مگر چبکی چبکی اور نہر نہر کر

سرخ حی

رسم کی مطابق میں بھی اپی قصہ کو عذر کی بعد سی شروع
 کرتا ہوں سہ اٹھارہ سوائیہاں میں ایک دور و درار قصہ
 کی رمیددار کا اکلوتا لڑکا سترہ رس کا تھا بہہ لڑکا قرب و
 حوار میں شرارت اور شورہ پشتی میں مشہور تھا آم اور
 امرودوں کی باغوں میں چھاپہ ماری اور اپی ہم عمر لڑکوں
 کو ماری پینی میں اوس کا نظر دور دور نہ تھا گاؤں کی
 مذہبی اسکی حرکتوں کا دکر س کر مسکراتی تھی اور کہتی

اوس ہنگامی کا نام مہندرا بابو ہوا

اچھا، معلوم ہوتا ہی سحر میں یہہ نام ہی مری رہا پڑھا
 حر اپنی ناپ سی چھپا کر نہہ لڑکا انگریز مہندرا دانو سی
 حر، سنگالی ہونی کی سب سی حادوگر مشہور ہی، اور
 فارسی بطور خود پڑھا کرتا تھا اس سب سی لوگوں کو نہ
 صرف اوسکی رہنداری بلکہ اوس کی آدمیت میں بھی شبہہ
 ہونی لگا، یہاں تک کہ آخر میں بال ل نامر ہو گیا کہ نہہ
 لڑکا رس و دما سی گذر گیا ہی

۷

منظور

کون کیا اوس فی مذل یاس کر لیا؟

شیخ حی

ہیں۔ اوس کا باپ اوس کی شادی ایک ہایت معرر اور
امیر گھرائی میں کرنا چاہتا تھا، مگر اس بد نصیب فی انکار کر دیا
اور حب باپ فی تشدد کرنا شروع کیا تو نائیس رس کی
عمر میں گھر چھوڑ کرتی نہ تقدیر نکل کھڑا ہوا

منظور

آفریں ہی اوس کی ہمت کو

سعیدہ

اوس، لڑکی میں کیا حرائی تھی؟

شیخ حی

کوئی نہیں۔ ۔ ۔ ۔ اسکی کہ وہ دیوا پر تھی۔ حیر عرصی تک
یہ لڑکا ہندو ستارہ، ۷۰ الف حصوں میں مارا مارا پھرتا رہا
اور زیادہ تر زمین، ۷۰ الف حصوں کی اتالیقی کرکی پیٹ
پالتا رہا اس نوکری میں اوسی ہر طرح کا آرام تھا، اعلیٰ
درجی کی خدمتگار کی حیثیت سی ہر حادثاں میں رہتا تھا،
کھانی کپڑی کی علاوہ آٹھ آئی سی لیکر دو رویہ مہیسی تک

تنخواہ ملتی تھی اور کام کچھہ ہیں تھا مگر مراق کا خدا
بھلا کری اس شخص کو سب کہیں شہر کا اندیشہ لگارتا تھا۔
کہیں رہنداروں کی حالت سی نالاں تھا، کہیں کاشتکاروں
کی ساتھہ اونکی ظلم کا شاکي بارہ تیرہ رس کی گردش کی بعد
یہہ شخص ایک ایسی حادثاں میں پہنچا جو اوسی ہر طرح
سی پسند تھا اور اوسکی سپرد ایک بچہ کیا گیا جسکا سا دھیں
اور ہونہار شاگرد اس معلم کو کبھی ہیں ملاتھا

سعیدہ

اوس رمانی میں کیا عمر تھی انا جان کی؟

شیخ جی

دس سال کی اوس لڑکی کو پڑھانی میں اتالیق کو معلوم ہوا
کہ معلمی کیسا دلربا پیشہ ہی غنچہ کو کھل کر بھول بتی
ہوئی دیکھی سی اور اوسکی شمیم نسیم صحری کی مدد سی
سو بکھی سی ناصرہ اور شامہ کو وہ فرحت ہیں حاصل ہوتی
جو ایک نہی سی جاں کو اپنی ماحول میں پھیلتی اور بڑھتی
ہوئی دیکھی سی اور اوس میں معاوی ہونی سی روح کو حاصل
ہوتی ہی قصہ مختصر اب اس اتالیق کو وردگی کا ایک مصرف
مل گیا شاگرد کی خداداد جوہر شفیق استاد کی مدد سی خوب
چمکی لڑکی نی اسکول کی پڑھائی کامیابی کی ساتھہ حم کی

نخل میں داخل ہوا اور وہاں بیبی اپنی فائلمت کاسدہ طالعاہوں
کی دیا میں حمادیا

مسطور

میں نے بعض دستنوں کی ربائی سناہی کہ کالج میں اس لڑکی
کی رندگی عوب اور نقائص سی بڑی بہ تھی

سنتح جی

بہی نھی لکھی میں علطیاں کرتی ہیں فرس لرو کھٹی اس
نحتی کو اٹھا رکھی اور حب یہہ پچی پڑھہ لایہہ کر فاسل ہو
حائیں تو اوہیں اونکی علیاں دکھا کر شرم دلائی۔ ایسی
شخص کو میں اوں لوگوں کی معافی میں تم احق اردو ناظر
سمجھتا ہوں جو ایک پسندیدہ سرت کی مالک کو اسے
طاؤں کا طعنه دیں جو اس سے آدمی بنی کی کوشش میں
ہوئی تھیں۔

۵۵

آپ تو اپنی کہانی کہتی اور اس ذکر کو چھوڑتی

سنتح جی

لڑکی نے کالج سے اعزاز کو، ساہیہ سید حاصل کیا، اوسے
حوصلہ پیدا ہوا کہ یورپ میں جا کر مرید تعلیم حاصل کری

نتیجہ یہہ ہوا کہ چند روز کی بعد دونوں میں گہری دوستی ہو گئی اور ہمارا اتالقی ایسی پہلی ارادی کو ترک کر کے پر مرد کی ساتھ عرصہ دراز تک سفر کرنے کی لٹی راسی ہو گیا پر مردنی اوس سی یہہ شرط کی کہ پہلی دونوں کوہ و صحرا کا خیال چھوڑ کر رستوں اور شہروں کی سیر کریں ، اوسکی بعد اگر حواں کو ہمالہ پر چرھی کی ہوس باقی رہی تو پر مرد بھی اوس کا ساتھ دیں

سعدہ

حوب شرط کی پر مردنی - میں بھی ہوتی تو بھی کرتی

شیخ حی

چار برس میں ان دونوں نے سارا ہندوستان پورب سی پیچھم تک اور اتر سی دکھن تک چھاں ڈالا اس سفر میں اوہوں نے لہرائی ہوئی دریا، شاداب وادیاں، لہلہائی ہوئی کھیت دیکھی اور فاقہ کش مرد، بی رباں عورتیں اور ہمار پچی اوہوں نے سرہ فلک محل اور عالیشان مکاں دیکھی اور اون کی حائل اور عشرت پسند مکین ، عرش رفعت مسحدوں اور مندروں کو دیکھ کر اوہیں خدا نداد آگیا اور ایمان سی حالی تماروں اور پجاریوں کو دیکھ کر اوکی دل ٹوٹ گئی دلرب ر میں اور بدبخت انسانوں ، قابل وحر مامی اور شرمناں حال

ان لطاروں اور روشِ صمدِ برِ مردِ کی صحت کا اتالیق پر محبِ
 اُڑیڑا اوس کی طبیعت کی نی چپی اور نی مر کر ی کا فور ہو گئی
 اور اوس کا دل ایک ٹی درد سی معمور ہو گیا جو صحرا بُردی
 کا نہیں بلکہ آنادی میں رہی کا، ہمالیہ میں جا کر خود کو کھودی
 کا نہیں بلکہ اساوں سی مل کر اپنی آپ کو بالی کا متقاضی تھا
 پر مرد تو اوس سی رحمت ہو کر اپنی دائمی سمر پر پھر روانہ
 ہو گئی اور وہ اپنی شاگرد کی واپسی کی حسرت کر اوس کی
 کھر پھو بچا تا کہ اوس اپنی ٹی حدبات و خیالات کا شریک بنائی
 بہ اتفاق دیکھو۔ اود ہر شاگرد بھی یورپ سی وھی چوٹ
 لی کر آیا تھا جو استاد نی ہندوستان میں کھائی تھی اوس نی
 یورپ میں اپنا وقت سکار نہیں کھویا تھا بلکہ وہاں کی تمدن
 کا سہایب غائر طرسی مطالعہ کیا تھا لکن یہ عجیب بات ہی
 کہ اوس کی طاہری آنکھیں حسقدر و صاحت سی یورپ کو دیکھتی
 تھیں اوس قدر اوس کی چشمِ لصر کی آگی ہندوستان کی
 اصلی حط و حال نمایاں ہوتی جاتی تھی ہندوستان کی اس ٹی مرقع
 میں اوس مہت سی دردناک مناظر نظر آتی، لکن سب سی زیادہ
 قابلِ رحم اوس نی عورتوں کی حالت رار کو پایا چار رس کی
 بچھڑی استاد و شاگرد ملی، دونوں نی اپنی اپنی کھانی ایک
 دوسری کوسنائی اور مہندوں مشوری ہوئی جس میں شاگرد کی بیوی
 بھی شامل ہوا کرتی تھی بہ سک بیوی کچھہ دن کی بعد ایک

پچھ اور انک پچی چھویر ڈیرا مہیحت ہوئی مگر استاد اور شاگردی
ایسی رندگی کو عورتوں کی ارادی اور تعلیم کی لٹی وقف کرنی
کا قصد کر لیا (درا نہر کر) اسکی بعد کا قصہ تمہیں معلوم
ہی نہ کس طرح وہ نون فی اسی قوم کی تعصب اور حہالت کا
مقابلہ کرنا شروع کیا، وہاں تک کہ شاگرد وہ دہوب دہاسی
گئی اور استاد کر بڑھاپی بی ہر گاہ سی معدور گردا

۴۰۰

کاش ہماری ملک میں اور چند افراد ایسی ہوتی، کاش

سعدہ

شیخ حی آپ پیاس ہوں ئی، (پالہ اونہا کر) لیجئی ار
پی لیجئی
(شیخ حی اونہہ کر انبر دہ پدی ہیں)

سبح حی

بدی حدانہماری عمر میں برکت دی۔ آنہیں کھل گئیں

سعدہ

آپ کا قصہ میں بی مہ حی سی سما اس سی دل بھی دکھا
اور خوشی بھی ہوئی۔ آپ سی انک بات یو پہی لوجی چاہا ہر

پُردہ غلط - راجہ عابد نسیں، لیرہ۔

۲۰۲۰ء

.....

شوق سی بوجھو شیخ حی

سعیدہ

آپ کی بر دیک ہم عورتوں کی حالت کبھی بدلی گی یا نہیں؟

شیخ حی

بینی، میری عمر کا اور اس وقت کی حالت کا تقاضا تو یہ ہے کہ لال بھنگڑ کی سی صورت بنا کر اور سر ہلا کر کہوں کہ ”مسا دا اریں نتر گردد“ لیکن بی بی سل میں تمہاری سی لڑکیاں اور تمہاری بھائی کی سی لڑکوں کو دیکھ کر مجھی افسوس ہے کہ حلد اچھی دن آئیگی۔

منظور

شیخ حی آپ کی محنت ہے کہ آپ ہم دونوں کی سست ایسی خیالات رکھتی ہیں میں آپ کی تعریف کی دل سے قدر کرتا ہوں، لیکن اس سے بھی زیادہ احترام آپ کی تنقید کا میری نظر میں ہے میں چاہتا ہوں کہ اسی گفتگو کی سلسلہ میں آپ ہمیں اوں حامیوں سے آگاہ کر دیں جو آپ کو ہم لوگوں کی طرف سے مل رہے ہیں

شیخ جی

میری خیال میں تم نوحوانوں میں دو نڑی نقائص ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم لوگوں میں خوش عزم سی زیادہ ہی، دوسری حسد تمہاری سوال سی طاہر ہوتا ہی تم لوگ نکتہ چینی کو ضرورت سی زیادہ اہم سمجھتی ہو

منظور

بہلا اعتراض تسلیم لکن دوسرا میری سمجھہ میں نہیں آیا
آپ کا ایسا سخت گیر ماصح نکتہ چینی کا مخالف کسی ہو سکا ہی؟

سنخ جی

ہاں میاں، میں بھی ایک رمائی میں رمان کی کاٹ کاہت معتقد تھا، اوسے رمائی کی عادت پڑی ہوئی ہی دوسری نڑہانی میں بسیار گوئی کی ساتھ ساتھ اعتراض کرنی کا مادہ بھی نڑہ گیا ہی، لیکن حس علطی میں میں متلاہوں اوس سی تمہیں بچا ناچاہتا ہوں تمہاری حریف زیادہ تر مذہبی لوگ ہیں اور یہی زیادہ تر تمہاری ہدف ملامت ہوتی ہیں، لیکن انصاف سی دیکھو توان لوگوں پر اعتراض کرنا بالکل سجا ہی اہوں نی اوس تاریک خیالی کی رمائی میں پرورش پائی ہی جس کا نام آحکل کی بستی کو دیکھ کر بھی اندازہ نہیں کر سکتی، عادت نے او نیکی خیالات کو راسخ اور عمرنی قوائی

دهي ڪو فرسوده ڪردياهي بيه تي چاري ڪسي طرح نئي
 حيالات هيئن قبول ڪر سگهي ڇاڻچو ته بهاري نڪتو چئي علاوه
 بيحاهوني ڪي لا حاصل بهي هي ته هيئن چاهئي ته ڪو وقت
 مياطره ميئن صرف ڪرتي هو اوسي اور معيد ڪامون ميئن
 صرف ڪرو ابي دوست محمد علي ڪو ڏيکيو۔ اڪر ڇه اوسي
 ته بهاري سي دهات اور حودت هيئن عطا هونئي هي ليڪن اوسي
 تلاقي قدرت تي قوت عمل سي ڪري هي۔ تحت ماحنه، جهگزي
 ڏکيري سي اوسي ڪوئي مطلب هيئن، خاموشي سي اپنا ڪام ڪئي
 حاتا هي۔ گونا ايڪ بهاري بهر ڪم چهار هي جس پر طوفان
 ڪا ڪوئي اثر هيئن هي، جو موجون سي لڙي ڪي لئي هيئن ته رتا
 بلڪه او هيئن چير ڪر اپنا راسته نانا ڇلا جاتا هي

سعیده

سچ ڪهتي هيئن آپ شيخ حي، ميئن بهي بهائي جان ڪو بهت سمجھائي
 هون ته چچي جان اور مير احمد حسين سي نه اولهها ڪري

مطور

خير احمد حسين نو حود محهه سي اس قدر گهرائي هيئن ته
 حس ڪي حد هيئن۔ الله چچي جان سي نه اولههنا بهت
 مشڪل هي محهي يقين هي ته اڪر اوئڪي سامي فرشتي تسديح

وتھلیل کر رہی ہوں تو وہ اوں سی ہے لرائی کا کوئی بہانہ
نکال لے سکی

شیخ جی

ہاں، وہ کہیں کہہ جو اس وقت بدناما دنی ۲۵
صرور بھی کوستی ہیں

سعد

(ہنس کر) شخ جی اب آپ آرام لے لیں، کہیں پھر خدا
مخواستہ طبیعت نہ حراب خانی

مطور

(او نہہ کر) ہاں اب ہم لوگوں کو رحمت ہونا چاہتی

شیخ جی

درا نہرو تو، میں تم سی یہہ پوچھا، بھول گیا کہ پرسوں
تم سی اور محمد علی سی کیا طی ہوا

مطور

معاملہ قریب قریب تیار ہی محمد علی کو آپکی رائی سی
بالکل اتفاق ہی انشاء اللہ سب او سی طرح ہوگا جیسو آپ
چاہتی ہیں

سعيدہ

شيخ جي دعا کيڄئي.

شيخ جي

دل وڃان سي دعا ڪرڻا هون.

(پردہ گر جاتاھي)

دوسرا سین

(میر الطاف حسین ابی مکاں کی سامی بی کی درختوں کی سایہ میں، جہاں رورسہ پہر کو اوں کی نشست ہوتی ہی، ایک تکیہ دار موڈھی پر بندھی حقہ پی رہی ہیں اوں کی پاس کرسی پر منظور بندھاہی)

میر صاحب

بنا، تم حاتی ہو کہ میں گھر کی کسی بات میں دخل نہیں دیتا، مگر تمہاری مہ کی شادی کی معاملہ میں کچھ اسی پدچیدگیاں پڑ گئی ہیں کہ تم دونوں کی محبت مجھی خاموش رہی دیتی مجھی معلوم ہی کہ تمہاری رائی محمد علی کی ساتھ سعیدہ کی شادی کر، کی ہی، اور یہ بھی حاتناہوں کہ شجاعت مرحوم کا رحاں اسی طرف تھا۔ مگر تمہاری چچی کو صد ہو گئی ہی کہ محمد حواد سی شادی ہو اور اوں کی بات نہ پوری ہوئی تو حداثا کیا قیامت رپا کرینگی میری رائی میں مناسب یہ ہی کہ تم رفع شرکی لٹی اس پر راضی ہو جاؤ

منظور

چچامیاں، اگر محض والد مرحوم کی خواہش اور میری رائی کی بات ہوئی تو میں آپ کی فرمانی کی مطابق یقیناً محالفت سی

مار آحاتا، مگر آب کوشاید بهه معلوم هين هي که سعيدہ خود
محمد علي سي شادي کرنا چاهتي هي اور جواد کی نام سي هرت
کرتي هي

مير صاحب

بهه مين ني بهي سناهي، مگر رسم رمانه بهه هي که لڑکيون
کي راي نه اس معامله مين کوئي پوچهتا هي اور نه اوس کي طرف
التفات کرتا هي دوسري ميري سمجهه مين بهه هين آتا که جواد
مين کيا حراي هي۔ علاوه بحيب الطرفين هوني کي هيات
سعادتمند اور متقي لڑکا هي

مظور

هان، بهه بالکل بجا هي، مگر لعن وجوه سي سعيدہ او هين
پسند هين کرتي اور رسم ديا کچه بهي هو عقل و انصاف کا اور
حکم شرع کا بهي تقاضه هي که لڑکي کي رضامندي کي غير
اوس کي شادي نهين هوا چاهئي

مير صاحب

هان، بهه بهي تم نهيك کهتي هو۔ (کچه سوچ کر) مگر
بهئي محمد علي کي لست کھا جاتا هي که بيچري هو کيا هي

مظور

یہہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ محمد علی بھائی کی مدھی
عقائد بالکل وہی ہیں جو والد مرحوم کی تھی اب یہہ آپ
ہتر جانی ہیں کہ وہ بیجری تھی یا نہیں

میر صاحب

نہیں نہیں۔ شجاعت مرحوم کا سنہ نور ایماں سی معمور
تھا بعض امور میں مثلاً استحاری کی یا اوں اوراد و وظائف کی
معاملی میں جو کسی مراد سی پڑھی جائیں اللہ مرحوم کا عقیدہ
راسخ بہ تھا، سو کوئی نہ کوئی صعب سوای معصومین کی ہر
شخص کی ایماں میں ہر تاحی خدای تعالیٰ رحمٰن و رحیم ہی،
اں خطاؤں سی در گدري گا

مظور

بس تو محمد علی بھائی کی بست بھی حباب کو بھی رائ
رکھنا چاہتی

میر صاحب

انک اور پدچیدگی بھی توھی محمد علی پردی کا مخالف ہی
اور چونکہ اوس کا قول اور عمل واحد ہی وہ اپنی روحہ کو
سرور باہر نکالی گا

اس مسئلے پر حرام تک مجھے یادھی والد مرحوم کی حساب
سی اہل بار بحث کی تھی اور ثابت کیا تھا کہ شرع میں جس
پرستی کی تاکید تھی وہ آنکھ کا ارر دل کا پردہ ہی۔ یہ قید
فرنگ، نہیں

میر صاحب

مرحوم، یہ بحث ایک مرتبہ نہیں کئی مرتبہ پری
سامی کی بھی اور اوں کی دلائل ضرور قوی تھی، مگر کچھ
بھی ہوشیار نہیں گوارا نہیں کہ ہمارے حانداں کی لڑکی مدموں
کی اہم داری پھری

مسلو:

میں یقین ہی کہ محمد علی بھائی سعیدہ کو اوس کی مرضی
کے خلاف ہر گز باہر نکلی پر محصور نہ کر سکی اللہ اگر وہ خود
چاہی تو اوسے روکنا نری جواب دہی کا کام ہی

میر صاحب

مجھے ایک اور بات بھی تم سے پوچھنا ہے۔ کیا تم اپنی بیٹی
بہنوں کے حانداں الگ کرانی کی لٹی مقدمہ لڑ رہی ہو؟

منظور

بہت ممکن ہی کہ ایسا ہو کیونکہ آپ جس دریغ سے سب
باتیں سنا کرتی ہیں وہ سننارام کی مقاصد کا صحیح ترجمان ہی
لے کر اگر پہلے یہ کیا جائے تو کچھ دن کی بعد وہ پراسرار مہا
جس کا سننارام ہر بات میں حوالہ دیا کرتا ہی پوری حائداد
پر قصہ کر لیں گی کم سی کم ایک حصہ تو پچالینا چاہتی

میر صاحب

حیر بھٹی، تم ان باتوں کو بہتر سمجھتی ہو میں خود کو
رای دینی کا اہل نہیں سمجھتا۔ تم احمد حسین سی مشورہ کر کی
جو مناسب سمجھو کرو

منظور

(مسکرا کر) بہت بہتر
(پردہ گر جانا ہی)

چوتھا ایکٹ

پہلا سین

(محمد علی کامکان دفتر کا کمرہ وسط میں ایک میز ہی حس پر رحسٹر، کاعدات وغیرہ ترتیب سے رکھی ہوئی ہیں حس خارج دروارہ ہی اوس دیوار پر ایک بڑی گھڑی لگی ہے اور ... دفتشی لٹکے ہوئے ہیں اوس کی مقابل کی دیوار سے لگی عرونی الماریاں رکھی ہیں جس میں کتابیں سلیفہ سے چپی ہوئی ہیں، بيسري طرف دو کھڑ داں ہیں جس سے حاحہ باع لضر آتا ہے ربط میں میر کی تین طرف تین کرسیاں رکھی ہیں، چوتھوں طرف حدھر رحسٹروں کی اوچی ڈھیر رکھی ہیں ڈیڑی کرسی ہیں ہی ایک کرسی پر محمد علی بیٹھا رحسٹر میں پسل سے ناں کر رہا ہے اور بیچ میں گھڑی اور درواری کی طرف وہ ڈالتا حاتا ہے چند منٹ میں درواری کی باہر سے آواز آتی ہے کہ آوار آئی ہے اور منظور دروارہ کھول کر اندر آتا ہے پیچھی پیچھی گنگاسہائی کا عدوں کا بستہ دنا سے پہنچی ہوئی داخل ہوتی ہیں اور جھک کر آداب بجا لاتی ہیں)

منظور

(مصافحہ کرتی ہوئی)۔ بھائی صاحب، معاف کرنا،

دراستی دیر ہو گئی اسٹیش پر اتفاقاً انجمن اتحاد المسلمین کی
سکریٹری مل گئی اوں کی گاڑی میں دیر تھی۔ میری پیچھی
پڑ گئی کہ انجمن کا یہ دستور العمل س لو پلیٹ فارم پر کھڑی
کھڑی سوڈیٹرہ سو صفحی کی کتاب سانا شروع کر دی اور
اس تیری سی کہ میں اچھی طرح سمجھہ بھی نہیں سکتا تھا
میری ٹوک دبی کی خوف سی وہ سانس کسی حلی کی خنم پر
نہیں توڑتی تھی بلکہ درمیان میں وہ ٹوکھٹی گاڑی وقت
پر آ گئی محسوس ہو کر چلنی ہوئی گاڑی میں بندھی، مگر میری
نسکین کی لٹی پکار کر کہتی گئی کہ نقیہ دعوات کسی دن میری
گھر پر آ کر سائیں گی

محمد علی

اچھا اب فوراً کام شروع کر دے چاہی مچھی ایک پنچایت
میں سوہن پور حاناہی
(دوبوں کرسی پر بیٹھہ جاتی ہیں)

محمد علی

بینہنی مہشی گنگا سہائی صاحب
(گنگا سہائی کرسی ہنا کر فرش پر بینہما چاہتی ہیں)

مظور

ہائیں یہہ کیا کرتی ہیں۔ آپ کرسی پر بیٹھئی۔

گنگا سہائ

حضور لوگوں کی عریا پروری ہی ورہ فدوی یہہ صلاحیت
کہاں رکھتا ہی (حک کر آداب بجا لاتی ہیں اور کرسی کی
سری پر بندھہ حانی ہیں)

مسطور

آپ کی پنچائتیں حوب ترقی کر رہی ہیں، سا اب کوئی
مقدمہ عدالت میں نہیں جاتا

محمد علی

ہیں یہہ تو مالعہ ہی، التہ چھوئی چھوئی معاملات اکڑ
پنچائت ہی میں طی ہو حانی ہیں

منظور

کس قدر خوشی کی بات ہی کہ آپ کی کوشش سی ہماری
کسانوں میں خودداری اور جمہوریت کی روح پیدا ہو رہی
ہی بلکہ یہہ کہا جاہی کہ بیدار ہو رہی ہی کیونکہ حدید
تاریخی تحقیقات سی ثابت ہو گیا ہی کہ قدیم الایام سی ہندوستان
کی دیہات میں حکومت خود احتیاری کی اصول پر زندگی سر
کی جانی تھی، یہہ صرف چندوں کی بات ہی کہ علامی کا طوق

ہماری گردن میں بڑ گا ہی (گنگا سہائی سی) آپ بتا سکتی
ہیں کہ اس کا کیا سبب ہی؟

گنگا سہائی

چھوٹی میاں، ہم لوگ یہہ امورات کیا حایں۔ اللہ بہہ
حاتی ہیں کہ کلجگ کی ایام ہیں لگاں نہرتا جاتا ہی اور
پیداوار کم ہوتی حاتی ہی

محمد علی

اچھا اس کی تحقیقات پھر کریں گی (گنگا سہائی سی)۔
آب سب کا عداات ساتھ لائی ہیں؟

گنگا سہائی

ہاں حضور فدوی، ہمہ حہت سی پاسدی احکام کی کی ہی

محمد علی

اچھا اوہیں یہاں چھوڑ حائی میں اطمینان سی دیکھوں
گا آب پرسوں بھر بارہ محی کی گازی سی تشریف لائی گا
اور شام تک یہیں قدام کیحئی گا اللہ اس وقت محھی نری
مہر صاحب کی حائداد کی متعلق چند سوال کرنا ہیں

گنگا سہائی

ارشاد فرماویں۔

۱۰۰

ٲری مر صاحب کی حصی پر مجموعی قرصہ کسا سی

گگاسہای

حضور کلہم اونس دستاوریں ہیں جس ۱۰۰ مران زر ادا
کی بتیس ہرار ہی اور سود در سود مل ۱۰۰ پھاگی ہی
نک تہ ہرار چار سو ناوی ریزہ تیارہ آئی سا پائی ہونی ۱۰۰

مطور

آپ بپہ عصب دیکھتی ہیں سلس ہرار قرصہ اور چالی ۱۰
ہرار سود۔ بپہ سود حواروں کی قوم حونک کی طرح اسان
کہ، لپنتی ہی اور ایک قطرہ حون کا ہیں چھوڑتی ہمار ۱۰
ملک میں عدالتیں بھی ہیں، حج بھی، کاؤسل بھی، قابون
بھی، مگراس وحشیانہ ظلم کی روکی کی کسی کو توفیق نہیں
ہونی اصاف کا تقاصہ تو بپہ ہی کہ بہ سیاہ کار حسل حانوں
میں حگہ پائیں اور وہ لوگ حو حان بوحہ کر حود کو اوں
کی حوالی کرتی ہیں پاگل حانوں کو رست دیں

محمد علی

اس حصہ کی سالانہ آمدنی کسا ہی

لڳا سھائي

۱۲۱

حضور آمدني جو هي سو اوس کا ٻيه حساب هي که کھاتا
 وغيره احمد ميان کي پاس هي اور ودوي کر دیکھی کي محال
 هيں، البته کاعدات بٺواري کي حساب سي گذارش کر سکتا هي
 ساڙهي چھه هرا ر آمدني نري سرکار کي حصي کي هي
 حضور کهي کي نات هيں (ادهر او دهر دیکھے کر) سارا
 لطم ولسح اس قدر انتر هي که الله تعالي تيري پناه۔ مھت سي
 اساميون بر رسون کي باقي هي اور مھتون سي دو دو نار پوتا ليا
 حاتا هي، نه براني چاهات کي مرھت هوتي هي نه شي نواي
 حاني هيں منظور ميان اور صاحبزادي کا حصه بهي اوتنا هي
 نرا هي مگر اوس کي آمدني سال گذشتہ ميں آني پائي چھوڑ
 کر سات هرا ر سات سو گناره تهي، اور پھر ٻيه حصه بهي
 پوري طرح ودوي کي سپردگي ميں هيں هي ودوي تحصيل
 وصول کر کي احمد ميان کودی ديتا هي اور رميں ميں لگائي
 کي لئي مانگتا هي تو ايک پائي بهي هيں ملتي اگر دو تين نار
 کر کي ايک دس هرا ر روپيه حائداد ميں لگاديا جائي تو آمدني
 ذبوڑ هي هو حائي

منظور

مشتي جي آب اطمینان رکھشي، چمدن ميں همارا حصه

الک ہوا جاتا ہی، پھر آپ جو مناسب سمجھتی گا (محمد علی سی) بھائی صاحب لا لہ بالکس کہتی تھی کہ اب کی پیشی میں ضرور پٹواری کا حکم ہو جائی گا، اوس وقت آپ کو سرور موحود ہو نا چاہئی ورنہ اکیلی مری ننائی کچھ نہ ہی گا، جب اسان کی ایک طرف پٹواری اور دوسری طرف قابوؤں کو ہو تو عقل تو یوں ہی گم ہو جاتی ہی

محمد علی

تم بالکل فکر نہ کرو، سب کچھ ہو جاتی گا۔ (گنگا سہائی سی) نری مر صاحب کی حصی کی تمامی قسم کا ہو گی، اور اگر بیلانم ہوا تو کہاں تک دام لگیں گی،
گنگا سہائی

حضور قیمت آپ یہہ دیکھتی کہ تا نا مہت مشکل ہی، کیونکہ ساری بات بیچی والی اور خریدنی والی کی ہی سلیقہ سی معاملہ کیا جاتی اور مال دہی خریدنی والا مل جاتی تو دو لا کھہ سی زیادہ ہی مل رہی گا رہا بیلانم تو اوس میں کوڑی کی مول چیر جاتی ہی۔ جتنا قرصہ ہی اوتنی بھی دام لک جائیں تو عیبت ہی

مطور

ہاں، بھائی صاحب میں فی سناہی کہ سیتارام نالشی کرنی پرتلا

دشہا ہی اوسی یقین ہو گا کہ سعیدہ کی شادی حواد
سی مہن ہو گی تو فوراً نالش کردی گا اور جائداد بیلان کرائی
گا محھی نرا اندشہ ہی کہ اس کی بعد کام کیسی چلی گا۔
ہم بھائی مہن ابی آمدنی کا حتنا حصہ لیا کرتے ہیں اگر اوس
سی بھی کم لین تب بھی چچا حان کی مہاں کا خرچہ پورا مہن
پڑی گا

گنگا سہائی

حکم ہو تو ودوی ابی رائی نا چیر عرصہ کری۔ اب بھی
کچھ مہن گیا ہی اگر اس کا نہائی حصہ ہوشیاری سی
وروح کا حائی تو سارا قرصہ ادا ہو سکتا ہی اور باقی
حائداد بی داع بیج حائی گی

منطور

لیکن فروحت کری کون؟ احمد حسین سی یہہ امدد رکھا
بالکل فصول ہی کہ اوں کی سمجھہ میں نات آئی گی ایک
تو وہ پہلی ہی سی معدور تھی دوسری ستارام ت اور الونا
رکھا ہی رہی چچا حان۔ تو وہ کسی حساب ہی میں مہن مہن
(تو کر داخل ہو تا ہی)

تو کر

سرکار کھوڑا تیار ہی

محمد علي

(اوڻهه ڪر)۔ اچها، اب محبي ڪڙي بدل ڪر فوراً حاما هي
(مطور سي) تم انهي نهرو، نم سي مدرسي ڪي معلق نائين
ڪرنا هيں مش اسڪول ڪي شي معلمه مس ايلن ڄاڻ پر آئين
گي۔ اوں سي بهي مشوره ڪريں گي

مطور

هت اچها

محمد علي

تو هتي جي، پرسوں سوا ناره بجي۔

گگاسهائي

فدوي لسر وحشماں حاضر هو ڪا

(نو ڪر دو ناره داخل هو تا هي)

نو ڪر

حضور، مسالين ڪي سڪتر صاحب آئي هيں، مطور ميان ڪو

پوڇهه رهي هيں

مطور

اري يهه زرگ بهاں ڪيسي بهو بجي۔ ميري سامي ريل مين

دٺه ڪر روانه هو ڪٿي تهي۔ ڪيون منشي جي نم تي بهي تو
ديکھائيا؟

گگاسهائ

هاڻ، ڇهونئي ميان، ديکھي مين تو بهي معلوم هوانها جيسي
گاڙي مين دوز ڪر دٺه ڪٿي هون

مظور

هين صاحب معاوم هونا ڪيا معي۔ اوڀرن تي گاڙي
چلي ڪي بعد ڪهڙي مين سي سر نڪال ڪي محهه سي بات ڪي تهي

محمد علي

خير بھئي، مين تو اب حاتا هون، نم جي بهر ڪي اون ڪي
صحت ڪا لطف اونھاڙو

(چلا جاتا هي)

مظور

ميري سمجهه مين هين آتا ڪيا معامله هي (پيرون ڪي چاپ
سائي ديتي هي) خير وه خود آتي هين، اون سي معلوم هو
حائي گا

(سڪريٽري صاحب داخل هوني هين)

سکر سری صاحب

آداب عرض ہی میان منظور صاحب ابھٹی، عجب دل لگی ہوئی۔ میں اسٹیشن پر آب سی با بوں میں اسسا مشغول تھا کہ سوچی سمجھی غلط گاری میں بندھ گیا۔ مجھی حاما تھا بورب کی گاری سی اور وہ تھی راج لائن کی گاری

مطور

راج لائن کا تو پلیٹ فارم ہی تھا، کوئی دوسری گاڑی وہاں سی کیوں چھوٹی لگی مجھی معلوم نہ تھا آک کو کہاں حاما ہی ورنہ روک لنتا

سکر سری صاحب

جب گاڑی مدرسہ کی پاس پہنچ کر تحصیل کی کچھری کی طرف مڑی تب مجھی معلوم ہوا کہ غلط کاری میں بندھ گیا ہوں۔ حیر دوسری اسٹیشن پر اور کی بندھ کر لی فوراً واپس ہوا، خیال تھا کہ شاید بورب والی گاڑی گھنٹہ سوا گھنٹہ لنت ہوئی تو مل جائی گی یہاں اسٹیشن پر پہنچ کر معلوم ہوا کہ کسخت ٹھیک وقت پر چھوٹ گئی ہر حال میں فی تار دی دیا کہ جلسہ کل پر ملتوی کر دیا جائی پھر حی میں آیا کہ آب کو بقیہ دستور العمل سادوں حمال تھا کہ محمد علی صاحب بھی ہو سکی، مگر معلوم ہوا کہ وہ نہیں چلی

گئی ہیں (ایک عجم مسودہ کو کھول کی) تو کھٹی شروع
سی سناؤں یا جہاں سی جھورا تھا وہاں سی؟

مطور

آپ اس وقت نی کار رحمت فرمائی ہیں پروگرام کی حرا
جا، سی آپ کی طبیعت بدحط ہو گی، پھر کھی دیکھا جائی گا

سکریری صاحب

میں صاحب، یہہ اتفاقات تو ہوا ہی کرتے ہیں۔ جب
قومی کام کرنا تھا تو طبیعت کی بدحطی کا خیال کیا؟۔
اچھا تو میں جہاں تک پہنچا تھا وہاں سی شروع کرتا ہوں۔
»دفعہ ایک سو ستائیس«

مطور

معاف فرمائی گا، محھی قصہ میں ایک دوست سی ملنا
ہی پورا دستور العمل سنوں گا تو دیر ہو جائی گی

سکریری صاحب

نہیں تونہ۔ دیر کیا ہو گی، سو صفحہ سی بھی کم باقی ہیں
اور وہ بھی دور دور لکھی ہوئی۔ آج آپ صرف س لیجئی،
اس پر بحث کسی فرصت کی دن ہو گی (تیری سی) دفعہ ایک
سو ستائیس »سکریری کی فرائض« سکریری الجمن پر لارم

ہی کہ خدا کا خوف اور قوم کا درد دل میں رہی ”ہی
 عن المنکر“ اور ”امر بالمعروف“ کا عامل ہو، زندگی کو فانی
 حانی اور آخرت پر ایمان لائی، قوم کی یہودی کی لٹی دل
 و حان سی کوشش کری اس امر میں درا بھی شک نہ کری
 کہ افراد کی زندگی قوم کی زندگی سی والہ ہی، ہیئت
 قومی سی الگ ہو کر کوئی فرد کشاکش حیات میں سلام
 نہیں رہ سکتا عرص حملہ امور جو حسد دفعہ انک سو
 گیارہ تا ایک سو پندرہ مہروں پر فرص قرار دئی ہے ہیں
 سکرٹری پر بدرجہ اولیٰ فرص ہیں او سی چاہی کہ ابی عمل
 کو نمونہ بنائی جسکی مہر تقلید کر سکیں اور ان طرح دونوں
 حہان میں شرح روٹی حاصل کریں علاوہ اس کہ ساریہ ی
 کی فرائض محضی حسب دلیل ہیں جو گناہ شعبوں میں
 تقسیم کئی جاسکتی ہیں۔ شعبۂ الہی۔ انجمن لی اجلاس کی
 اطلاع سکرٹری مہروں کو اجلاس سی پہلی دی گئی
 (پردہ گر حاناہی)

دوسرا سين

(مير صاحب کي لشڪاه مير صاحب اپي معمولي حڪم
پر تڪڙ لڳائي ٻڌهي هيڻ شيخ جي حو هابت صعيڻ لڙ
آرهي هيڻ رصائي اورعي تڪڙ دار مودهي در رونق 'فرور
هيڻ محسن اور محمد حواد تي موحود هيڻ احمد حسين
ني حني کي سانهه دالاڻ ميڻ ٺهل رهي هيڻ)

احمد حسين

(گنگو کو حاري رکھي هوئي) مير سجاد حسين کا نام
ناوڻ گاڻو ميڻ مشهور تها، هر طرف دهاک ندهي هوئي تهي۔
اس گهر کي محرم کي صلح بهر ميڻ دھوم تهي۔ آح اوسي حادان
کي آبرو ميڻ مل رهي هي، سر بازار حانداڊ يازم هو رهي
هي، اءِ آسمان ميڻ پھٽ پرتا۔

مير صاحب

لا حول ولا قوة۔ توبه کرو توبه۔ جو مربي الهي هو
اوسين سدي كردم ماني کي گسائش ميڻ۔

احمد حسين

ترتد، نعود بالله، سب کرکي ديکھه ليا کچه ٺاڻده ميڻ هرتا۔

یہہ حرام رادہ سیتارام آستیں کاساب نکلا محھی مل جائی تو بوئیاں
چنا حاؤں میری یار عار بی تھی، بچپن کی دوست، ہم مکتب،
حانداں کی حر حواء ہولی دوالی، عید نقرعید، تھالی لی
کر آتی تھی ہر وقت آمد میاں آمد میاں کہتی موبہہ سو کہتا
تھا اور اب کیسی طوطی کی سی آنکھیں بدل لیں۔ برسوں میں گیا
تو محھی دیکھتی ہی گھر میں چلا گیا اور بستی کو سکھا دیا کہ کہہ
دو ہیں ہیں۔

محس

کم محت نی اتی حلدی نالش بہ کی ہوتی تو میں روبہہ کی
فکر کرتا دوشدہ کو محھی تار بہو بچا، چاردن میں کیا ہو سکتا
تھا۔ اتی حلدی رور بھی اچھی داموں مہیں بیجا جا سکتا تھا۔
اگر تین مہنی کی مہلت ہوتی تو روبہہ کا وراہم ہو حانا کوئی
بات نہ تھی

حواد

حی ہاں، یہ مرید تعجب ہی کہ سیتارام کو اتی حلدی کیا
پڑی تھی ”دیر آید درست آید“

احمد حسین

حی ہاں، آب بھی کیا بھولی بی حانی ہیں۔ جلدی اسکی
تھی کہ حانداں بیلام پر چڑھی تو خود او بی بونی خرید لی۔ آپ

دیکھٹی گا اگر بولی ستارام کی نام نہ حتم ہو تو میرا نام احمد حسین ہیں۔ اور یہ سب کیا دھرا ہی اس منظور کا (سیح حی کی طرف دیکھتی ہوئی) خدا حانی کر مہسندوں کی کان بھر دٹی تھی لڑکی کی۔ حائداد کا شوارہ ہوا۔ وہ گنگا سپہای کا بچہ سفید و سیاہ کا مالک مقرر ہوا۔ ایک تو اس بات سے مہاحس بھرک گیا دوسری شادی کی معاملی میں بررگ دیدہ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دٹی گئی اور میری ابر ہمشیرہ صاحبہ کی صد پر ملحد سچری محمد علی سے سست قرار پائی۔ اوس کی جو کاشتکاروں کی احمن کا حال بے ازار کھا ہی اسکی سب سے دیا بھر کی مہاحس اوس سے حلتی ہیں۔ سست ہوا تھی کہ سینتارام کی تلووں سے آگ لگ گئی، اوس کی نالش داع دی۔ اب صاحبزادی منظور الدولہ ہادر کہتی ہیں کہ اپنی اور ہس کی آمدنی کا نصف جیاجاں کودیا کر سکی۔ بوجھٹی جب دونوں حصوں کی آمدنی میں گھر کا خرچ نہیں چلتا تھا تو ایک حصہ کی نصف میں کیا ہوتا

محسن

مسطور اسوقت ہیں کہاں۔ میں ابھی گھر میں گنا تھا۔ وہاں اماں جاں کی قیامت برپا کر رکھی ہی کل سے سعیدہ کی پیچھی پڑی ہیں، سوائی اوسی کوسی اور برا بھلا کہی کی کوئی کام

دیکھٹی گا اگر بولی ستارام کی نام نہ حتم ہو تو میرا نام احمد حسین ہیں۔ اور یہ سب کیا دھرا ہی اس منظور کا (سیح حی کی طرف دیکھتی ہوئی) خدا حانی کر مہسندوں کی کان بھر دٹی تھی لڑکی کی۔ حائداد کا شوارہ ہوا۔ وہ گنگا سپہای کا بچہ سفید و سیاہ کا مالک مقرر ہوا۔ ایک تو اس بات سے مہاحس بھرک گیا دوسری شادی کی معاملی میں بررگ دیدہ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دٹی گئی اور میری ابر ہمشیرہ صاحبہ کی صد پر ملحد سچری محمد علی سے سست قرار پائی۔ اوس کی جو کاشتکاروں کی احمن کا حال بے ازار کھا ہی اسکی سب سے دیا بھر کی مہاحس اوس سے حلتی ہیں۔ سست ہوا تھی کہ سینتارام کی تلووں سے آگ لگ گئی، اوس کی نالش داع دی۔ اب صاحبزادی منظور الدولہ ہادر کہتی ہیں کہ اپنی اور ہس کی آمدنی کا نصف جیاجاں کودیا کر سکی۔ بوجھٹی جب دونوں حصوں کی آمدنی میں گھر کا خرچ نہیں چلتا تھا تو ایک حصہ کی نصف میں کیا ہوتا

محسن

مسطور اسوقت ہیں کہاں۔ میں ابھی گھر میں گنا تھا۔ وہاں اماں جاں کی قیامت برپا کر رکھی ہی کل سے سعیدہ کی پیچھی پڑی ہیں، سوائی اوسی کوسی اور برا بھلا کہی کی کوئی کام

موقعه هي ليڪر سعيدہ بيچاري سي سب کا بدلہ ڪيون نڪالتي
هيں اور مم ڪي آني ميں ڪيا حرايٰ هو گئي۔ سچ پوڄهڻي تو
هم ايسون ڪي عرت افرائي هي ڪه انڪ مش ڪي مم صاحبه وه
بهي امريڪن هيں انگريز قوم ڪي هماري گهر پر آئين۔

حواد

ڪون ناظر حي صاحب، ڪا امريڪه ڪي عورتيں بهي مم
صاحب ڪهلائي هيں۔

مير صاحب

مطور آتا تو گهر ميں حاڪر ابي جيچي ڪو سمجها تا ڪه آه
ونڪاسي ڪيا فائده هي اور لڙ ڪي بر ڪون تشدد ڪرتي هيں۔
بهبه تو ري نات هر۔

سرخ حي

بجاهي، مطور هي سدائي ڪو سمجهائين گراون ڪي باس
اسوقت بو علي ساما بهي حائين تو چولهي ڪي حلتي هوتي هي
اور ڪهولنا هوا باي ليڪر گل حڪمت ڪرديں۔

احمد حسين

شيخ حي، آب ٻر ڪسي نات ڪا حس بهي باقي رها هي يا مالڪل
عقل ني جواب دي ديا۔ عصب حد ڪا سادات ڪي آرو حارهي

۱۲۶
 ہی، سردگوں کا نام مت رہا ہے۔ اور آپ اوسی بی فکری سی
 مذاق کر رہی ہیں۔

سنخ حی

سادات کی آنر چند بیکرہ رہیں میں نہیں ہوا کرتی۔
 اوسکی محروں کی سہی ہے۔ اگر سیادت کا حال ہی تو
 صبر اختیار کیجئے جو آپ کی رنگوں کا شعار ہی۔

احمد حسین

بس نائیں بنا نا آپ سی سکھ لی۔ دوسری کی مصداق پر
 صبر کرنا بہت آسان ہی۔ آپ کو کبھی ایک بیکرہ رہیں بھی
 نصیب ہوئی ہوتی اور بھروسہ اس طرح سر بازار بیلام ہوتی
 تو اللہ قدر سوتی۔ (بھر پوری آگ) بارہ شج چکی ہیں مگر
 ابھی تک سلام کی آوار نہیں سٹائی دیتی۔ باب بہہ ہی کہ سلام
 کیا ملی گئی ہی معلوم ہی کہ مہاجر کی معاملہ میں کون
 بولی گا۔ سراسر ہرار اوس ہی پہلی سی ہیں ضرورت پڑ
 گئی تو دوچار ہرار اور دندی گا۔ حلی جھنی
 (دور سی شور و غل کی آواز آتی ہی سب سے بلند صراحت رنکاری
 بولی پچاس ہرار) لیجئے شروع کر دیا فی ایمانوں فی۔ اتہیں
 سوائی ہماری پھواری کی کوئی اور جگہ ہی نہیں ملی تھی۔
 (آوار۔ پچس ہرار۔ پچس ہرار۔ پچس ہرار ایک۔) کسانڑہ

نڑہ کی بول رہی ہیں حسنیٰ ان کی ناپ ہی کی حائداتو ہی۔
 بس تھوڑی دیر کی بات ہی آدھی گاؤں، حابھائی رعایا، باغات
 سب پر سینتارام کا قصہ۔ (آوار پچس ہرار ایک پچس ہرار
 دو پچس ہرار ایک دو) باقی گاؤں میں گنگا سہائی کا دیکھ
 بچ رہا ہی۔ رہ گئی میر الطاف حسین اور کم بخت احمد حسین۔
 دونوں کی گاؤں میں کوئی حیثیت نہیں۔ دونوں رعیت
 ہیں سینتارام کی۔ منظور کی اور گنگا سہائی کی۔ کل تک
 میری نام سی اسامی تھراتی (آوار سانپہ ہرا۔ ساتھ
 ہرار) صورت دیکھ کر کانتی تھی اور اب۔ اب کوئی
 بات بھی نہ بوجھی گا۔ بلکہ مجھ پر ہنسا کرے تو کوئی تعجب
 نہیں ہی۔ اور تو اور یہ بی بی پر شاد حسنیٰ میری طرف سے
 سیکڑوں اسامیوں کی قرقیاں کیں۔ (آوار ستر ہرار۔ ستر
 ہرار۔ ستر ہرار ایک) بڑی بڑی رفیقین لیں دعوتیں
 چکھیں اب آج وہ میری قرقی کرنی آیا ہی۔ میں ہمیشہ سمجھا
 کرتا تھا کہ نرا بھلا ماس ہی مگر معاوم ہو گیا دنیا عرص کی
 ہی کسی کا اعتبار نہیں۔

محمد حواد

ہلارمان سرکار پر تعمیل حکم شاہنشاہی واجب ہی وہ

کسی۔ (آوار ستر ہرار۔ سر ہرار) کسی کی رو
رعایت کر سکتی ہیں ”پردہ داری میکد بر قصر قصر عسکوں“

احمد حسین

لس چپ بینھٹی۔ آب سی کس نی بولی کو کہا (آوار۔
ستر ہرار ایک دو۔ ستر ہرار) (آنی وہاں سی نری ملارم
سرکار س کی۔ اس ساری مصنت میں آب تو بھی ہت دحل ہی۔
اگر آب میں درا بھی عقل ہوئی (آوار۔ ستر ہرار۔ ایک
دو۔ ایک دو۔ تین۔) لیحٹی ایک دو تین (سرتھام کر)
بیلام حتم ہو گیا اور صاف طاہر ہی کہ سنتارام کی نام پر
کیونکہ کوئی دو سرا اگر بولتا تو سنتارام انی تھوڑی رقم بد
کیوں خاموش رہتا۔ میری آنکھوں میں اسوقت اندھیرا چھا
رہا ہی میری سر میں چکر آہا ہی۔ خدا حانی ہمشیرہ صاحبہ
کا کیا حال ہو گا۔ میں حاتا ہوں درا او لکی حارلوں۔ (چلی
جانی ہیں)

میر صاحب

رِصاً نِقْصَاءً وَتَسْلِيْمًا لَامِرَہ مگر بھٹی احمد حسین کی حال
پر محھی ہت ترس آتا ہی نی چارہ بد حواس ہو رہا ہی۔

مواد

پہلی تر میر احمد حسین نری مومن بالعبت تھی میری دری

حاطر کیا کرتی تھی۔ چنبدن سی حدا حانی کیا ہو گیا ہی
کہ نات نات پر رحر و توفیق کرنی لگی ”مرداں حدا حدا باشد،
لیکن رحدا حدا باشد“

(مطور داخل ہوتا ہی)

مطور

(عصہ کی ابھی میں) چچا حان، میں آب سی رحصت ہونی
آیا ہوں سوار ی تیار ہی سعید، ذبور ہی میں کھڑی ہی اگر
تکلف نہ ہو تو میل کر اوسی حدا حافظ کہہ دیجی۔

میر صاحب

کوں۔ کہاں؟

سرخ حی

ای حلدی،

مطور

س اتھا ہو چکی، اب ایک منب اس محوس گھر میں ٹہرا
محہ پر حرام ہی۔ کل سی اوس عریب لڑکی پر رد و کوہ
سب و شتم کا کوئی دقتہ ہیں اونھا رکھا گیا ہی اوس بدحت
نی مہہ سی اف تک ہیں کی لیکن چہری پر حوں کی امک
بود ہیں مردنی جھا رہی ہی۔ اگر وہ بدگھنشی بہاں اور

ٺهري تو قلب بهت جائي ڪا۔ ميں آح صبح سي سفر ڪا سامان
ڪر رها تها حالو ڪو تاردي دهاهي حب تڪ دوسري گهر ڪا
انتظام به هو اوں ڪي بهان قيام هو ڪا (محس سي) مربياني
ڪر ڪي هم دويون ڪا نقيه سامان بهيج ديڄئي ڪا۔ آگر چچي
صاحب ڪي مرصي هو، وره اس سي بهي هاتيه دھويا۔

مير صاحب

شيخ حي، به ڪيا قيامت هور هي هي؟ آب درا ديوزهي ميں
حاڪر صغري ڪي مان سي گفتگو ڪيڄئي۔

منجھ جي

منجھي حصرت۱۔ به ميري لس ڪا ڪام مهيں هي ميري داڙهي
ڪي جڙيں مهت ڪرور هوگئي هيں دوسري ميں تو خود منظور
ڪو مشوره ديا ڪرنا تها ڪه الڪ گهر ميں رهيں مڪريه مهيں حانئا
تھا ڪه اس طرح آنا فانا روانگي هوگي (اونهي ڪي نوش ڪرني
هوئي منظور سي) درا مچهي سهارا دو توچل ڪرايي پچي ڪو
رحصت ڪردو۔ (منظور سهارا ديڪر ائها تاهي)

مير صاحب

(آنديده هو ڪر) دنئا منظور، ئي اماں الله۱۔ شيخ حي مچھے سي
سعيدھ ڪو رحصت مهيں ڪيا جائي ڪا۔ آب ميري طرف سي آتھ

الکرسى پڙه ڪر اس کي بازو ڀرڊم ڪرڊيڄئي ڳا - مرضي الهي
 مي ڪوئي چاره نهين .
 (شيخ جي منظور کي ڪندهي پرهاتيه رکهه ڪر چلتى هي ۽ اور
 پيچهي پيچهي محسن).

(پردہ گر جاتا هي).

تیسرا سبب

(دیوڑھی کی دروارہ کی پاس ایک نی پردہ کی رتھہ کھڑی
 ہی اور اوس کی سجھی انک - ہکڑا - حادمت اندر سی
 اسات لاکر نوکروں کو دی رہی ہیں جو چھکڑی پر مار کر
 رمی ہیں۔ درواری کی قریب شح حی مطور کی کاندھی پر
 ہاں درکھی کھڑی ہیں اور اوں کی قریب محس - ڈیوڑھی کی
 اندر سی رقبہ سگم کی رو رو کی باتیں کرنی کی آوار آرہی ہی)

رقبہ کی آواز

سعدہ اب بھی ہوش میں آھا۔ اگر تجھی سادات کی آن
 کسی کی آرو کا حال نہیں ہی تو اپنی چچا کی صعیبی پر نور حم
 کر۔ اری کیا تیری دل میں مری محنت درہ رار بھی نہیں ہی۔
 خدا گواہ ہی میں نی تجھی ہماشہ ابی بندی سی ٹھہکر سمجھا ہی۔
 تیری تربیت اور دیکھہ بھال میں ابی حان ہلکاں کردی۔ تیری
 اوکھی طبیعت سی کرہ کڑہ کی حگر حوں کردا۔ کوئی لحطہ
 ایسا نہیں تھا جس میں محوی تیری ندرستی کی فکر نہ ہو تیری
 سودائی پس کا دھر کا نہ ہو۔ باج رس سی تری بیاہ کاسدنا کر
 رہی ہوں اب خدا خدا کر کی ٹھکانا ہوا تھا کہ دیا بلک گئی۔
 سادات ہ سارہ۔ وہ گیا پستی ریاست اوس حدائی حوار مباح

کی ہانتہ میں چلی گئی۔ اس مصیبت کی وقت میں نومیری
آنکھوں کی بھدک میری زندگی کاسہا را محھی چھوڑ کر حا
رہی ہی۔

سعیدہ کی آوار

چچی حان، میں نے کھی آپ کی سامی رباں ہیں کھولی ہی
مگر اسوقت حب ہمیشہ ہمیشہ کی لٹی میرا آپ کاساتہہ جھوٹ
ریغاهی محہ سی فی چند لفظ کہی ہیں رهاحانا۔ آپ دہ ہرگر
بہ سمجھٹی کہ آپ محہ سی حر قدر محت کرتی ہیں محبی معلوم
ہیں نا محہ بر اوس کا اثر ہیں ہوتا مگر اس دلصبی کیا علاج
ہی کہ آپ کی محت فی میری ڈھارس سدھانی کی حکہ میرا دل
نور دیا ہی محتی حوش و حرم رکھی کی حکہ زندگی سی برار
کر دیا ہی۔ آپ کی گزرمیں آئی ہوئی محھی۔ اب برس ہوئی۔ اس
سی پہلی مری زندگی کی دس برس کمال نگر میں اماحاب
کی ساتھہ گرر چکی تھی۔ حب میں اس دس سال کامقابلہ ان
سات رسوں سی کرتی ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہی حسی کسی
کو ہری بھری باع کی ایک جھلک دکھا کی بتی ہوئی بیاناں
میں چھوڑ دیا حائی۔ بہ سچ ہی کہ اماں حان کاسایہ ہت
چھت بس میں مری سر سی اونہہ گیا تھا۔ مگر انا حان، بھائی
حان اور شیح حی کی پاری لطروں کی جھاؤں میں میرا بچین

قصی کہانی کی طرح گدگدا دسویں برس تقدیری آنکھیں پھیر لیں
 اماحان اللہ کی پیاری ہوئی اور بھائی حان اور شیخ حی محھی
 لی کر یہاں آئی۔ یہاں میں نے دوسری ہی دیا دیکھی۔ بہلائی
 والی شفقت کی جگہ سہاوی والی چار، ہسانی والی پیار کی
 بچائی رولائی والی محنت۔ کمال، اگروالی کھر کی حوش، چمن
 میں کھیلی کی جگہ محھی یہاں کالی کالی چار دیواری میں سد
 ہو کر بیٹھا پڑا، میری برہمی لکھی کی آرا دی پردہ، لکائی
 گئیں۔ دوسری لڑکوں تک سی ملی کی نمائندت ہوئی۔ حدا ہی
 حانتا می کہ میں نے انی دن کس طرح، نہ آنر سح حی اور
 بھائی جان دلدهی کرنی والی نہ ہوتی تو میں سرور گھب گھٹ
 کر مرحافی۔ آح محھی بھائی حان اوسی مکان میں لی کر حارہی
 ہیں جہاں سی سات برس پہلی لائی تھی۔ میں جاہتی ہوں کہ
 آپ سی رحمت ہوتی وقت آب کی ساری احساسوں کا حو آپ نے
 سچی دم سی احسان سمجھہ کر کئی تھی بہت بہت شکر بہ ادا
 کروں۔ جیحی حان، محھے سی جو حطائیں ہٹی ہوں اوں سی درگر
 کیحی اور محھی ہنسی حوشی حانی کی احارت دیجی۔ اچھا
 آراب عرص ہی۔ صعرا بہن حدا حافظ۔ (پردہ الٹ کر نکل
 آئی ہی، نوکر مہ پھیر کر کھڑی ہو جاتی ہیں۔)

صغری

(پکار کر) سعیدہ مہں، اللہ کو سوہبا حط ضرور لکھنا۔
(دفعۃً بردہ بھر ہٹتا ہی اور رقیہ بیگم برآمد ہوتی ہیں نوکر
کھڑا کر چاہتی ہیں بھاگ جائیں مگر بھر کھڑی ہو جاتی ہیں)

رقہ بیگم

لرکی، تو حاتی ہی تو میری ایک بات اور سنتی جا۔ اس لڑائی
میں توجیتی میں ہاری مگر اس فتح پر بہت اترامت۔ اسوقت
نچھی نڑی حوئی ہی کہ چچی کی بستی سی نکل کر راح
کرونگی، ملکہ بلقنس کی طرح دیا بھر میں میری حکومت ہوگی۔
حلق حدامری سامی آنکھیں بچھائی گی مگر یہ دھوکہ بہت
دس نہیں رہی گا۔ ایک انہواری کی اندر اندر نچھی معلوم
ہو حاتی گا کہ حدار رسول کی ماورمائی، بررگوں کی نی ادبی،
کنی قبیلہ سی سرکشی کر کی آدمی کی کیا گنتی ہی۔ اگر
نچھہ پر راہ میں انگلیاں نہ اونہیں، دیا تیری نام پر تھڑی تھڑی
نہ کری، شریفوں کی بہو بنیاں سس کر کانوں پر ہاتھ نہ رکھیں
تو میرا نام رقیہ بیگم ہیں۔ اور اس بھروسے نہ رہا کہ جب
کہیں ٹھکا نا نہ ہو گا تو بھر چچی کی گود میں آن بیٹھوں گی۔
آج سی میں نہ تیری چچی نہ تو میری بھتیجی۔ حدائی چاہا

سُخِ حِی

(ہنسی کی کوشش کرتی ہوئی) ہاں اب مجھی ضرور طاقت آئی گی۔ بسا، اسان کی ہوس کی کوئی انتہا نہیں مگر عقل ہوس کو معلوب کر سکتی ہی۔ میری زندگی کا مقصد آج سی پورا ہونا شروع ہوتا ہی۔ تم بھائی میں ایسی سرباں نور کر آراد ہورہی ہو اور مجھی دل سی یقین ہی کہ تم دونوں ایسی ئی زندگی میں حوس و حرم رھوگی کیونکہ حوسنی نام ہی عقیدہ اور عمل کا اور بہہ جبریں ملتی ہیں تار ی ہوا میں حہالت کی تاریکی اور جیس سی نکل کر۔ نی شک تم دونوں سی حدائی خصوصاً سعیدہ سی جھوٹا محبہ پر بہت شاق ہی مگر زندگی اور دیا دوسری کی ہیں مری نہیں۔ مری عمر کی چند ساعتیں باقی ہیں ان میں مجھی شکر کرنی دو کہ میری محبت رائگاں نہیں گئی اور عور کرنی دو اوس ئی زندگی برحو میری لئی آرہی ہی۔ مری عمل کا دور حم ہو چکا ہی اب مری لئی صرف عقیدہ باقی ہی۔ اسی میں تسکین، ہی اور اسی میں نجات۔ (منظور سی) اچھا بسا، اہم سدھارو ریل کا وقت بردیک ہی۔ (منظور شیخ حی سی نعل گر ہو کر سعیدہ کو رتھہ میں بٹھاتا ہی اور خود بھی محس کی ساتھ بٹھتا ہی۔ گارباں روانہ ہوتی ہیں)

» بسم الله مجريها و مرساها «.

(گاڙي ميں سى سعيدہ اور منظور سر نکالی شيخ جي ڪو
ديکھتي جاتي هيں جواپني لکڙي کي سهارى ڪهڙي هيں . نوڪر
چاڪر سب گاڙيون کي پيچهي پيچهي جاتي هيں، شيخ جي اڪيلي
ره جاتي هيں . پرده آهسته آهسته ڳرنا هي).

